عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد نمبر ۱۵ | ۱۸ تا ۲۴ رجب ۱۴۱۷ھ بمطابق ۳۰ تا ۵ دسمبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۲۷

نگراں حکومت کا ایک قبیح کارنامہ

سندھ کابینہ میں قادیانی وزیر کا تقرر

اللہ ربّ العزّت کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی ھرزہ سرائی

قادیانیوں سے ایک علمی مباحثہ اور نصرت خداوندی

ایک تعلیمی تحریک دار العلوم دیوبند

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

هم مسلمان کیسے ہوئے؟

ایک نومسلم خاتون کی سعادت مندی

قیمت: ۵ روپے

ایک ضروری اعلان و خوشخبری

ماہنامہ ”لولاک“

کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفتہ وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ بیس' پچیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفتہ وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنادیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفتہ وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا۔

○ ـــــ گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہوگیا تھا' جس کا ملکی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد' ہفتہ وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ----- محرم ۱۴۱۷ء میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفتہ وار کے ماہنامہ کردیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ ـــــ حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات' آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہوگی۔

○ ----- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیرمقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ ـــــ فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہوئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ----- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہوگا۔ زرمبادلہ' ضخامت' مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جارہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ' علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۲۷

۱۸ تا ۲۴ رجب ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۹ نومبر تا ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

- گراں حکومت کا ایک قبیح کارنامہ ۴
- قادیانیوں سے علمی مباحثہ اور نصرت خداوندی ۷
- زندگی کے مراحل ۱۰
- ہم مسلمان کیسے ہوئے؟ ۱۲
- اللہ رب العزت کی شان میں مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی ۱۳
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷
- ایک تعلیمی تحریک دارالعلوم دیوبند ۱۸
- معرکہ حق و باطل ۱۹
- صلہ رحمی ۲۲
- اخبار ختم نبوت ۲۵

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۲۵ روپے سہ ماہی: ۶۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۹-۲۸۷ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 514122-583486، فیکس 542277

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگراں حکومت کا ایک قبیح کارنامہ

سندھ کابینہ میں دشمن ختم نبوت کا تقرر

غیر شرعی حکومت کے خاتمے اور نئی حکومت کی تشکیل سے ایک امید بندھی تھی کہ اب نئے آنے والے گذشتہ غلطیوں کا اعادہ کرنے کے بجائے ملک کو بہتر سمت کی طرف لے جائیں گے لیکن نگران حکومت کے بعض اقدامات نے مسلمانوں میں خوشی اور مسرت کی کیفیت کو ختم کرکے اضطراب اور تشویش کی لہر دوڑا دی ہے اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ نگراں حکومت کے مقاصد کچھ اچھے نہیں (خدا کرے ہمارے یہ خدشات غلط ثابت ہوں) ان اقدامات میں سب سے قبیح اور غلط اقدام سندھ کابینہ میں قادیانی وزیر کنور ادریس کی تقرری ہے کنور ادریس معروف قادیانی ہے اور اس سے قبل مجسٹریٹ' ڈی سی' کمشنر' ہوم سیکریٹری' چیف سیکریٹری کے عہدے پر فائز ہے۔ اس دور میں اس نے ببانگ دہل اپنے قادیانی ہونے کا اعلان کیا اور ہر محکمے میں قادیانیت نوازی اور مسلمان دشمنی کی رہ کی مثالیں پیش کیں کہ آج تک اس کے اثرات محسوس کئے جاتے ہیں۔ اس قادیانیت نوازی کی بناء ہر دور میں یہ مطالبہ ہوتا رہا کہ قادیانی افسر کو برطرف کیا جائے۔ اب جبکہ بڑی مشکل سے یہ قادیانی افسر برطرف ہوکر اپنی نجی زندگی کے عذاب بھگت رہا تھا کہ صوبائی کابینہ میں اس کو شامل کرکے سندھ میں قادیانیت کو دوبارہ زندہ کرنے کی سازش کی گئی ہے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ اس قادیانی شخص نے اعلانیہ قادیانی ہونے کے باوجود مسلمان کی حیثیت سے حلف برداری کی تقریب میں حصہ لیا۔ سندھ کی خدمت کا اعلان ہوتے ہی مسلمانان کراچی نے احتجاج شروع کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم نے وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر قادیانی وزیر بنانے کے مضمرات سے آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے جواب لکھا کہ ہندو اور عیسائی وزیر بن سکتے ہیں تو قادیانی وزیر بننے پر احتجاج کیوں؟ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ قادیانی آئین پاکستان کو تسلیم نہیں بلکہ ہم سب مسلمانوں کو کافر گردانتے ہیں اور پاکستان کے مسلمانوں کی تباہی کے درپے ہیں' ایسے شخص کو جو مسلم امت کا دشمن آئین پاکستان کو نہ ماننے والا ہو اس کو وزیر بنانا کس طرح درست ہوسکتا ہے۔ اسی طرح مولانا فضل الرحمان' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا سمیع الحق' مولانا ضیاء الرحمان فاروقی اور دیگر تمام مذہبی اور دینی جماعتوں کے نمائندوں نے اجتماعات اور مظاہروں کا انعقاد کرکے احتجاج کیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا احیاء کرکے مولانا شاہ احمد نورانی کی میزبانی میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں اس اقدام کی بھرپور مذمت کی گئی۔ سواد اعظم اہلسنت' سپاہ صحابہؓ نے مظاہروں کا اہتمام کیا۔ جمعیت علماء اسلام فضل الرحمان گروپ نے ملک گیر سطح پر احتجاج کیا۔ احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ مجلس عمل احتجاجی مہم کو ملک گیر سطح پر چلانے پر غور کررہی ہے تاحال نگراں حکومت نے قادیانی وزیر کو برطرف نہیں کیا۔ مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ فوری طور پر قادیانی وزیر کو برطرف کیا جائے۔ کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ بصورت دیگر مسلمان ان مطالبات کی منظوری کے لئے تحریک چلانے پر مجبور ہوجائیں

کے۔

مجلس عمل کا جائز مطالبہ نگراں حکومت نوشتہ دیوار پڑھ لے

مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے جھوٹے دعویٰ نبوت کے بعد محدث العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے جب جانثاران ختم نبوت اور قافلہ امیر شریعت تیار کر کے انگریزی نبوت کا راستہ روکنا شروع کیا تو تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کو اس قافلے میں شریک فرمایا کیونکہ یہ مسئلہ کسی فروعی اختلاف کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ امیر شریعت کے شانہ بشانہ حضرت پیر مہر علی شاہ' قاضی ثناء اللہ امرتسری' مولانا عبدالحق غزنوی سمیت ہر مکتبہ فکر کے علماء کرام عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے نظر آئے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں جب مرزا محمود نے بلوچستان کو احمدی اسٹیٹ بنانے کا اعلان کیا اور حضرت امیر شریعت نے اعلان فرمایا۔ مرزا محمود نے ۱۹۵۲ء تیرا تھا۔ ۱۹۵۳ء جانثاران ختم نبوت کا ہے اور پھر ۱۹۵۳ء کی تحریک چلانے کا ارادہ فرمایا۔ تو امیر شریعت "بنفس نفیس صاحبزادہ ابوالحسنات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس تحریک کی قیادت کرنے کو فرمایا۔ جیل میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ خود لوٹا پانی بھر کر صاحبزادہ کی خدمت میں پیش کرتے اس لئے اس تحریک میں بھی ہمیں صاحبزادہ ابوالحسنات' مولانا عبدالستار خان نیازی' مولانا مودودی" مولانا غلام غوث ہزاروی" مولانا عبدالحق غزنوی" باوجود مسلکی اختلافات کے ایک پلیٹ فارم پر صف آراء نظر آتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مرزا طاہر (بمعنی نجس) نشتر کالج کے معصوم طلباء کو ختم نبوت زندہ باد نعرے لگانے کے پاداش بربریت اور ظلم کا نشانہ بنایا تو جانشین حضرت انور شاہ کشمیری عاشق رسول حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ کے مشورے سے تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کو فیصلہ کن معرکے کے لئے ایک اسٹیج پر جمع فرمایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم کے بجائے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تشکیل دیا گرچہ متفقہ طور پر اس مجلس عمل کا سربراہ بھی آپ کو ہی منتخب کیا گیا لیکن دیگر تمام عہدوں پر دیگر مسلکوں اور جماعتوں کے نمائندے نظر آتے ہیں اور قومی اسمبلی میں جو تحریک پیش ہوئی اس میں سب حزب اختلاف کے تمام ارکان کے نام بغیر امتیازی نشان کے ایک ہی فہرست میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ اس تحریک میں ایک طرف مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت بنوری' حضرت مولانا محمد شریف جالندھری' حضرت مولانا محمد حیات صاحب' حضرت مولانا تاج محمود صاحب' حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب پر نگاہ پڑتی ہے تو جمعیت علماء اس کے مولانا عبداللہ درخواستی' مفکر اسلام مولانا مفتی محمود' مولانا زاہد الراشدی' قاری سعید الرحمان' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' مولانا صدر الشہید' مولانا قاضی عبدالکلام حقانی' مولانا عبدالکریم تر شریف' مولانا عبداللہ انور' مولانا سرفراز خان صفدر' مولانا محمد ایوب جان بنوری' مولانا عبدالواحد کوئٹہ' جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خان نیازی' مولانا عبدالمصطفیٰ زبیری' مولانا سعید احمد کاظمی' مولانا مختار احمد نعیمی' صوفی محمد ایاز خان' محمود اختر رضوی' شاہ فرید الحق' جماعت اسلامی کے مولانا مودودی' پروفیسر غفور' لیاقت بلوچ' قاضی حسین احمد' سید منور حسن' جمعیت علماء اسلام کے مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا عبدالحکیم' مولانا سمیع الحق' جماعت اہل حدیث کے حکیم عبدالرحیم اشرف' مولانا میاں فضل حق' مولانا معین الدین لکھنوی' مولانا احسان الٰہی ظہیر' جناب شورش کاشمیری' تبلیغی جماعت کے مفتی زین العابدین' مجلس احرار اسلام کے حضرت مولانا عطاء المحسن' حضرت مولانا سید عطاء المنعم' جیوری بازئی کے نواب زادہ نصر اللہ خان' عوامی نیشنل پارٹی کے خان عبدالولی خان' شیر باز مزاری' خاکسار پارٹی کے محمد اشرف خان وغیرہ بھی صف آراء نظر آتے ہیں۔ اور حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ کی اس رائے پر رب کائنات نے بھی پسندیدگی کی نگاہ فرمائی کے اور جانثاران ختم نبوت کی عظیم قربانیوں کی بدولت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

یوں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ۔

ایک سہرا دو سروں پر نہیں سجایا جاسکتا۔ ختم نبوت کے مسئلہ کو حل کرنے کا سہرا مسلمانان پاکستان کے سر پر سجایا گیا ہے۔ ۱۹۸۴ء میں جب

قادیانیت کی ریشہ دوانیاں عروج پر پہنچ گئیں اور وہ اپنے آپ کو آئین سے ماوراء سمجھنے لگے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے تمام رہنماؤں کو دعوت دی اور اسلام آباد میں دھرنے کا اعلان کیا تو امیر محترم کے حکم پر جمعیت علماء اسلام کے مولانا فضل الرحمان اپنے نمائندوں کے ہمراہ' جمعیت علماء پاکستان اور دیگر جماعتوں کے نمائندے پھر صف آراء ہوگئے اور ضیاء الحق مرحوم کو راجہ ظفر الحق وکیل ختم نبوت کا تیار کردہ امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کرنا پڑا۔

آج جبکہ پھر سابقہ غیر شرعی حکومت کی جانب پاکستان اور اسلام دشمنوں کو تعلیمی ادارے واپس کرنے کا فیصلہ کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام اپیلوں کے باوجود تاحال اس فیصلے کو واپس لینے کا مطالبہ ظاہر نہیں کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد صاحب' نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری' ناظم تبلیغ مولانا اللہ وسایا کی مشاورت سے مجلس عمل کو دعوت دینے کا فیصلہ ہوا اور الحمدللہ مجلس عمل کے اجلاس میں اس فیصلے کی توثیق کی گئی اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اس تحریک کو اپنے پلیٹ فارم سے چلانے کا اعلان کیا اس سلسلے میں یکم نومبر کو بروز جمعہ کو مجلس عمل کی طرف سے پورے پاکستان میں یوم احتجاج منایا گیا۔ کراچی سے لے کر خیبر تک' جولان سے لے کر بولان تک تمام مسجدوں میں علماء کرام اور خطباء کرام نے قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس دینے کے فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے اس فیصلے کے برے اثرات سے قوم کو آگاہ کیا اس فیصلے کے خلاف قراردادیں منظور کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر اس فیصلے کو واپس لے کیونکہ اس فیصلے کے درج ذیل اہم نقصانات ہیں۔

○ قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس کرنے سے ربوہ کے ان تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے مسلمان طلباء اپنی تعلیم سے محروم ہوجائیں گے کیونکہ ربوہ میں کوئی دوسرا تعلیمی ادارہ نہیں جبکہ قادیانیوں کے اپنے تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ یہ تعلیمی ادارے قادیانیوں کے تبلیغی مرکز بن جائیں ان اداروں میں مسلمان طلباء کو قادیانی بنانے کے حربے استعمال کئے جائیں گے۔ مساجد اور لائبریریوں میں اسلامی کتب کی توہین ہوگی ان اداروں پر حکومت اور مسلمانوں کے کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں وہ ضائع ہوجائیں گے۔

○ پورے پاکستان کی ایک لاکھ کے قریب مساجد سے یہ اعلان حکومت کے فیصلے کے اس غلط فیصلے کی مذمت کی ہے اس سے نگران حکومت کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر نوشتہ دیوار پڑھے اور اس فیصلے کو واپس لے لے۔ اگر اس کو اس بارے میں کچھ شک ہے تو وہ ۱۹۵۳ء کی تحریک' ۱۹۷۴ء کی تحریک اور ۱۹۸۴ء میں مارشل لاء دور میں چلائی گئی تحریک کی تاریخ کا مطالعہ کرے اور اپنی خفیہ ایجنسیوں کی رپورٹوں کو ملاحظہ کرے تو اس کو معلوم ہوجائے گا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یا مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے چلائی گئی تحریک کوئی سیاسی تحریک یا وقتی تحریک نہیں ہوئی بلکہ رب کائنات کے فضل و کرم اور نبی اکرم ﷺ سے عقیدہ و محبت کے سرمایہ سے یہ تحریک چلائی جاتی ہے اس لئے یہ تحریک خالص مذہبی بنیاد پر عقیدت کے جذبے سے چلائی جاتی ہے اور بقول مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ:

"کہ عقیدہ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے شہادت ہمارا مقصد ہے اور ہم کفن ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ میں قادیانیت کا رد کروں گا گولی چلا دو تاکہ میں کامیاب ہو کر رب کائنات کے پاس پہنچ جاؤں۔"

دس ہزار جانوں کا نذرانہ ایک تحریک میں پیش ہوا۔ پھر بھی تحریک نہیں رکی اس لئے نگران حکومت خام خیال چھوڑ دے اور اپنے رب اور پیغمبر ﷺ کی لاج رکھ لے۔ قادیانی جماعت نے کسی کے ساتھ وفاداری نہیں کی۔ جب اپنے پیغمبر ﷺ سے وفاداری نہیں کی اور آپ ﷺ کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی جیسے ملعون اور بے وقوف شخص کو پیغمبر اور مسیح موعود تسلیم کرلیا جس کو دنیا شریف انسان کی حیثیت سے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تو پھر آپ سے اور ہم سے کیا وفاداری کرے گی۔ اس لئے اس سے قبل کہ جانثاران ختم نبوت کا احتجاج نگران حکومت کی طرف منسوب ہو۔ نگران حکومت کو یہ فیصلہ واپس لینا چاہئے بصورت دیگر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اس فیصلے کو نافذ ہونے نہیں دے گی انشاء اللہ !اور اس کی وجہ سے جو خرابی پیدا ہوگی اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

○○

قادیانیوں سے ایک علمی مباحثہ اور نصرت خداوندی

مولانا مفتی محمد خبیر ندوی' سہارنپور انڈیا

اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کا قلع قمع کرنے والا فرقہ قادیانی آج اپنی جڑیں اس حد تک مضبوط کر چکا ہے کہ بستی بستی' قریہ قریہ' شہر شہر اپنی تحریک کو سرگرم عمل بنانے میں لگا ہوا ہے اور افسوس اس پر ہے کہ ہماری مسلم تنظیمیں اس طرف سے اپنے کانوں میں انگلی لگائے ہوئے اس طرح خاموش ہیں کہ گویا کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے' آج اپنی ہی جماعت کے افراد کو اپنے سے نیچا دکھانے اور اپنے طرز عمل کے خلاف وہ سب کچھ کرنے کو تیار ہیں جس کا ماضی میں تصور بھی محال تھا اس طرح کا کچھ اندازہ مجھے مندرجہ ذیل واقعہ سے ہوا۔

گذشتہ ایام شہر سہارنپور کے ہی ایک باشندے مجھے اپنی گھر لے گئے' اور بہت ہی شیریں انداز میں مجھ سے محو گفتگو ہوئے سلسلہ گفتگو جاری تھا کہ مغرب کا وقت ہو گیا اور نماز مغرب ادا کی گئی اور پھر آہستہ آہستہ قدرے توقف کے ساتھ ایک ایک دو دو کر کے افراد جمع ہونا شروع ہو گئے اور آپس میں تعارفی سلسلہ شروع ہوا دوران تعارف ہی مجھ پر صورت حال واضح ہو گئی کہ یہ لوگ از خود نہیں آئے ہیں بلکہ مستقل طور پر ایک منصوبہ بند سازش کے تحت جمع کیے گئے ہیں اور آنے والے افراد اصلاً" قادیانی ہیں اگرچہ اپنے کو قادیانی کے بجائے احمدی کہلانے کو زیادہ اچھا سمجھتے ہیں اس لئے دوران تعارف مجھ سے ہر شخص اپنے کو احمدی کہہ کر مخاطب ہوا۔ سلسلہ گفتگو بڑھتا گیا اور نوبت افہام و تفہیم کے بجائے مناظرہ تک پہنچ گئی اور وہ حضرات مناظرہ کی طرح بحث و مباحثہ پر اتر آئے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ اپنے اقوال مع دلائل پیش کریں اور ہم ان کا جواب دیں اسی طرح ہم آپ سے اقوال مع دلائل پیش کریں اور آپ ان کا رد کریں' کیونکہ ہم دونوں کا مقصد اتباع حق ہونا چاہئے نہ کہ ایک دوسری پر برتری اور فوقیت' کیونکہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں انانیت آجاتی اور ہدایت مشکل سے مل پاتی ہے۔ لہٰذا ہم دونوں کا مقصد اصلی تلاش حق ہونا چاہئے اور جس کے دلائل قوی اور مضبوط ہوں اس کی بات مان لی جائے۔ اس پر قادیانیوں نے صاد کہہ کر بحث شروع کی اور مجھ سے مندرجہ ذیل سوالات کئے۔

الف : آپ کا مرزا غلام احمد کے بارے میں کیا خیال ہے اور وہ کس طرح کے تھے؟

ب : آپ حضرات علمائے امت محمدیہ ﷺ ہم قادیانیوں (احمدیوں) کو کافر کیوں قرار دیتے ہیں؟

ج : عقیدہ ختم نبوت پر ہم احمدیوں کو یقین ہے نہ کہ آپ لوگوں کو؟

د : آپ لوگوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ جانتے ہیں۔ تو آپ کے عقیدہ ہذا کے مطابق آخری نبی حضور ﷺ کے بجائے حضرت عیسیٰؑ ہوئے اسی لئے ہم احمدی لوگ حضور ﷺ کو آخری نبی مانتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہیں؟

ر : حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور ہمارا تو عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پاچکے ہیں اور مرزا غلام احمد مسیح موعود ہیں۔

بفضلہ تعالیٰ بیٹھنے کی ہیئت کچھ اس طرح تھی کہ مجھے ایک تخت پر بٹھایا گیا اور میرے سامنے چند ناواقف شہری لوگ بٹھائے گئے۔ جبکہ میرے دائیں بائیں قادیانی علماء بیٹھے ہوئے تھے۔ ان قادیانی علماء کے سوالات میں نے بہت اطمینان اور سکون سے سن کر جواب دینے کے لئے ان سے محو گفتگو ہوا اور ان کے سوالات کے بالترتیب اس طرح جوابات دیئے۔

الف : میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر زندیق اور مرتد تصور کرتے ہوئے صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ جو افراد تاریخ میں خود کو نبی (جھوٹے) کہنے والے پیدا ہوئے ہیں ان میں اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کی طرح غلام احمد قادیانی بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کر کے خود کو آخری نبی مانا ہے اور قرآن کریم کی تصریحات کی سراسر" خلاف ورزی کی ہے اور یہ امت محمدیہ کے علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص بھی حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں مانے گا اور قرآن کریم کے کسی بھی جزو کا انکار کرے گا وہ کافر شمار ہوگا اور آپ کے مرزا صاحب دونوں طرح کی غلطیاں کر کے خود کافر ہوئے۔ اور نہ جانے کتنے بھولے بھالے عوام کو گمراہ کر کے کافر کر دیا اور میرا بلکہ ہر بندہ مومن کا اس پر پختہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ اب سلسلہ نبوت بند ہو چکا ہے اور حضور ﷺ ہی آخری نبی ہیں اور اب اگر انسان تو انسان فرشتہ بھی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہوگا اور مرزا صاحب کذاب ہی نہیں کذاب تھے بلکہ آپ کے مرزا تو قرآن کریم کی قطعیت کے قائل نہ تھے' اسی وجہ سے میں نے ان کو کافر کہا اور جس کو ذرہ برابر حق

لی اس کے نزدیک ایسا شخص (مرزا جیسا) کافر ہوگا۔ نیز ایسے تمام دیگر افراد کا حشر قادیانی کے ساتھ ہوگا جس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

سوال نمبر۲ : کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کی کسی بھی آیت کا انکار شریعت مطہرہ کے کسی بھی حکم کا انکار کتب الہیہ میں سے کسی کتاب کا انکار اور انبیائے کرام کی تحقیر یہ سب چیزیں باعث کفر ہیں اور ان میں کسی طرح کی تفریق (لا نفرق من احد من مرسلہ (البقرہ) درست نہیں ہے جبکہ سب پر ایمان لانا ضروری اور ایمان کا ایک اہم فریضہ ہے شریعت کے تمام احکام مکمل (الیوم اکملت لکم دینکم) ہوگئے نبی کی آمد مکمل ہوگئی اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ کوئی کتاب نازل ہوگی' آیت بالا سے یہ حقیقت واضح ہوگئی لیکن اس کے باوجود اس تکمیل کو نہ ماننا صراحتاً" انکار قرآن ہے اور قرآن کا منکر کافر ہے' اور مرزا غلام احمد قادیانی اس تکمیل دینی کو نہ ماننے کی وجہ سے صراحتاً" منکر قرآن ہو کر کافر ہوگئے اور جب وہ کافر ہوگئے تو ان کے ماننے والے بھی لوگ کافر ہیں۔

سوال نمبر۳ : کا جواب یہ ہے کہ یہ تو آپ کا اپنا قول ہے جبکہ آپ کا عمل اس کے سراسر خلاف ہے اور یہ اعتراض تو مجھے کرنا چاہئے نہ کہ آپ کو' خود کو بچانے کے لئے پہلے سے ہی کر دیا کیونکہ اس پر یقین احمدیوں کو نہیں ہے' اور آپ لوگ ہی مرزا کو نبی مان کر اس کے احکام کی اتباع کرتے ہوئے احمدی کہلانا پسند کرتے ہو' اور فرقہ غلام نے تو خود ہی اپنے کو رسول اور نبی مانا ہے جیسا کہ حقیقت الوحی کے مطالعہ سے ظاہر ہے جس پر صاف طور سے مرزا نے تحریر کیا ہے کہ "جو کوئی مجھے نبی اور رسول نہ مانے وہ جہنمی ہے" اس لئے منکر ختم نبوت آپ ہوئے نہ کہ ہم' اور میرا تو عقیدہ ہے کہ اب حضور ﷺ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں آئے گا نہ ہی ظلی نبی بن کر آئے گا اور نہ ہی بروزی نبی بن کر آئے گا جیسا کہ آپ حضرات بعض ناواقف اور نادان لوگوں سے اس طرح کے الفاظ ادا کرتے ہیں۔ ہر طرح کے نبی کی آمد کا سلسلہ اب ختم ہو چکا ہے اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

سوال نمبر۴ : کا جواب یہ ہے یہ تو آپ لوگوں کا سراسر بہتان ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارے میں قرآن کریم صاف صاف نہایت واضح انداز میں صراحتاً" تردید کرتا ہے اور متعدد مقامات پر حیات مسیح علیہ السلام کے بارے میں واضح انداز میں بتلاتا ہے خود سورہ نساء کی آیت و من اہل الکتاب الا لیومنین بہ قبل موتہ (۵۹) میں آپ کی وفات کا انکار کرتے ہوئے قرب قیامت میں اہل کتاب کے ایمان لانے کو بتلایا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔

اور آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو آخری نبی وہ ہوئے جبکہ آپ لوگ ان کی وفات کے قائل ہیں تو اس کا حل یہ ہے کہ آپ نے وفات نہیں پائی ہے بلکہ آپ تشریف لائیں گے البتہ حضور ﷺ سے قبل مستقل نبی کے طور پر تشریف لائے تھے اور اب خلیفہ کی حیثیت سے تشریف لاویں گے' تب ہی تو قرآن کریم کے احکام اور آپ کی تعلیمات ترویج کریں گے۔

نیز آپ لوگ خود مرزا صاحب کے بقول مرزا کو مسیح موعود کہتے ہو آخر ایسا کیوں' اگر عیسیٰ وفات پاچکے ہوتے جیسا کہ آپ لوگ کہتے ہیں تو اب مرنے کے بعد قیامت سے پہلے زندگی کا کیا سوال ہے آپ کا موعود کہنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات نہیں پائے ہیں کیونکہ مرنے کے بعد زندہ ہونا روز قیامت میں ہوگا قیامت سے پہلے زندہ ہونے کا عقیدہ ہندوؤں کا ہے جسے آواگون (تناسخ) کہتے ہیں اور آپ اس اعتبار سے آواگون کے قائل ہوئے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اسی لئے من تشبہ بقوم فہو منہم کے قاعدے کے مطابق مرزا صاحب ہندوؤں کی طرح کافر ہیں۔ اور آپ کے پانچویں سوال کا جواب اس چوتھے جواب سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ نے وفات نہیں پائی ہے۔ بلکہ فرمان خداوندی رفع اللہ الیہ کے مطابق آپ آسمان میں تشریف فرما ہیں اور قرب قیامت میں تشریف لائیں گے۔

جب پانچوں سوالوں کا جواب ان لوگوں کو مل گیا تو ایک قادیانی عالم نے ایک تعارفی کتابچہ پڑھنے کے لئے دیا جس میں ممتاز مفکرین اسلام کے اقوال بطور اشتہار منقول تھے جس میں تحریر تھا کہ جو بات مرزا صاحب کہتے ہیں وہی بات یہ افراد بھی کہتے ہیں لیکن آپ لوگ مرزا کو کافر اور ان دیگر لوگوں کو مومن کہتے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ میں نے کتابچہ دیکھا جس میں مرزائیوں کے عقائد کا اجمالا" ذکر تھا اور دیگر مفکرین اسلام کے اقوال بھی منقول تھے ان سب کو پڑھنے کے بعد میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کے اس کتابچہ میں حضرات اہل اسلام کے جو اقتباسات نقل کئے گئے ہیں ان سے مجھے اتفاق نہیں ہے کیونکہ آپ نے ان علماء حضرات کی مکمل بات نقل نہیں کی ہے بلکہ صرف اپنے مطلب کی بات وہ بھی ادھوری نقل کی ہے کیونکہ اقتباسات کی نقل میں جو نقطے ____ درمیان میں رکھے جاتے ہیں وہ اس کی علامت ہوتے ہیں کہ درمیان میں کچھ عبارت چھوڑ دی گئی ہے لہٰذا اصل کتاب دیکھے بغیر ان اقتباسات کو نہیں مان سکتا' اس پر ایک قادیانی عالم جھنجلا کر غصے سے لال پیلے ہوئے اور ۱۲ بجے والی گاڑی سے سفر کا بہانہ کرکے بھاگنے لگے' میں نے ان کو جانے سے منع کیا کہ چاہے صبح ہی کیوں نہ ہوجائے اب قطعی فیصلہ ہوئے بغیر ہم دونوں میں سے کوئی راہ فرار اختیار نہیں کرے گا' اور جو بھی راہ حق پر

ہوگا اسے حق بات قبول کرنی ہوگی۔ لیکن وہ نہیں مانے اور اٹھنے کی کوشش کی تو میں نے ان سے کہا کہ باطل کی پہچان یہی ہوتی ہے کہ وہ پہلے سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اس پر ان کو مزید طیش آگیا اور شدید ناراض ہوکر ایک مختصر سا کتابچہ اپنے ہینڈ بیگ سے نکال کر مجھے دکھایا کہ یہ دیکھو' ترمذی شریف کی روایت ہے اب کیا تم حدیث شریف کا بھی انکار کروگے میں ترمذی شریف کا نام سن کر مختصر وقفہ کے لئے سکتہ میں آگیا لیکن اللہ تعالیٰ کی بروقت نصرت اور مدد نے فورا" ذہن کو متوجہ فرمایا اور میں وہ کتابچہ دیکھنے لگا کتابچہ دیکھا تو اس میں حکیم ترمذی کی تحریر تھا تب میں نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے ان کی شیطانیت کو ظاہر کرتے ہوئے' کہا کہ ان قادیانیوں کو شرم تک نہیں آتی۔ بات کرتے ہیں جامع ترمذی شریف کی' اور حوالہ پیش کرتے ہیں صوفی حکیم ترمذی کی کتاب کا جو حکیم ترمذی۔ کے نام سے مشہور ہیں' ایک محدث ہیں اور دوسرے، غیر محدث لہٰذا آپ کا مغالطہ دینے کی کوشش نہ کریں اور مناظرہ میں قرآن و حدیث یا جس پر دونوں فریق متفق ہوں اسے ہی پیش کرنا چاہئے۔

رات مزید تاریک ہوتی جارہی تھی اس وجہ سے بحث کو مختصر کرنے کی غرض سے میں نے قادیانی علماء سے صرف قرآن کریم کی آیات پیش کرنے کو کہا اور عقیدہ ختم نبوت کو بھی قرآن کریم سے ثابت کیا ہے تب میں نے قادیانی علماء سے کہا کہ پہلے آپ وہ آیت پیش کریں جس میں سلسلہ نبوت کے جاری ہونے کا بیان ہو' لیکن جب وہ لوگ آیت پیش نہ کرسکے اور مجھ سے پیش کرنے کو کہا میں نے تمہیدی طور پر قرآن کریم کی بابت لاریب وغیرہ کا تذکرہ کرکے عرض کیا کہ قرآن کریم میں کسی بھی نبی کا تذکرہ فرماتے ہوئے ختم نبوت یا اس طرف کوئی اشارہ نہیں فرمایا لیکن جب ہمارے پیارے سرکار دو عالم ﷺ کا تذکرہ فرمایا تو باقاعدہ طور سے صراحتا" "ماکان محمد" ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین" (الاحزاب ۴۰) کے ذریعہ حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کو بتلایا کہ آپ ﷺ ہی آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد اب کوئی نہیں نہیں آئے گا' اس آیت کے سننے کے بعد ایک قادیانی عالم نے کہا کہ خاتم کے معنی افضل اور اشرف کے ہیں نہ کہ خاتم کے معنی ختم کرنے والا اور خود آپ کی اپنی نعت المنجد ہیں یہ معنی لکھے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ المنجد ایک عیسائی عالم کی لکھی ہوئی ہے نہ کہ میری' لیکن پھر بھی آپ المنجد سمیت دنیا کی کسی بھی نعت میں خاتم کے معنی افضل اور اشرف کے دکھاویں تو ہم آپ کی بات مان لیں گے۔ اور بفضل خداوندی جب المنجد لغات کشوری مصباح اللغات وغیرہ کھول کر دیکھی گئی تو وہاں اشرف اور افضل معنی کا دور دور تک کوئی تذکرہ نہیں تھا جسے دیکھ کر قادیانی عالم ہکابکا رہ گئے اور ناراض ہوکر سفر کا بہانہ کرکے راہ فرار اختیار کرلی۔

بقیہ دو قادیانی عالم اور چند شہری حضرات ان کو جاتا دیکھ کر تعجب کے طور پر میری طرف دیکھنے لگے اور ایک دو شہریوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور پھر عقیدہ ختم نبوت پر ایک مختصر تقریر کرنے کی فرمائش کی میں نے تقریر شروع کرنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک قادیانی نے حیات مسیحؑ اور ممات مسیحؑ کا مسئلہ چھیڑتے ہوئے کہا کہ قرآن میں آیت انی متوفیک ورافعک میں وفات مسیحؑ کا ذکر صراحتا" ہے اب اس آیت کا جواب دیجئے

میں نے کہا کہ آپ حضرات نے عقیدہ ختم نبوت کے دلائل سننے کے بعد بھی جب وعدہ کرکے حق بات قبول کرنے سے انکار کردیا تو اس کو مان لینے کا کیا ثبوت ہے پہلے عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لاؤ اس کے بعد مزید بات کرو' لیکن پھر بھی آپ کو سمجھانے کے طور پر آیت کی تشریح کردوں کہ آیت (انی متوفیک) کے معنی ہیں "میں آپ کو وفات دوں گا اور جب آپ کے قتل کے درپے ہیں ان کی سازش کو ناکام بناتے ہوئے' آپ کو اوپر اپنی طرف اٹھالوں گا" اسی لئے جب یہودیوں نے آپ کے قتل کا اعلان کیا کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو سولی دے کر قتل کردیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فورا" ان کے قول کی تردید کی اور فرمایا "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم" (سورہ النساء ۱۵۷) کہ نہ تو حضرت عیسیٰؑ کو سولی دی گئی ہے۔ اور نہ ہی ان کو قتل کیا ہے سب کو شک و شبہ اور مغالطہ میں ڈال دیا گیا۔ اسی لئے جب مخالفین عیسیٰؑ اس کمرہ سے باہر نکلے جس میں سولی دی ہے تو ہمارا ایک آدمی کیوں غائب ہے اور اگر ہم نے اپنے ہی آدمی کو قتل کیا ہے تو حضرت عیسیٰؑ کہاں تشریف لے گئے' اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے اپنے ہی آدمی کو قتل کیا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کو تو میں نے اپنے پاس اٹھالیا۔ اور ایک مدت کے بعد حضرت عیسیٰؑ تشریف لاویں گے جیسا کہ قرآن پاک اسی آیت کے بعد ۱۵۹ میں بہت واضح طریقہ سے حیات مسیحؑ کو بتلادیا ہے کہ اہل کتاب آخری زمانے میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد ایمان لائیں گے۔

اور مزید تفصیل اس حدیث شریف سے ہوجائے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی آیت کو استدلال میں پیش کیا ہے روایت ہے

(ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ! اس ذات عالی کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور بالضرور لازمی طور پر عنقریب تم میں حضرت عیسیٰؑ انصاف پسند اور منصف حکمراں کی حیثیت سے تشریف لاویں گے اور تشریف لانے کے بعد مندرجہ ذیل امور انجام دیں گے کہ (۱) صلیب کو

باقی صفحہ ۱۵ پر

قسط نمبر۲

زندگی کے مراحل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بندوں پر اللہ تعالیٰ کی شفقت و عنایت

ایک حدیث شریف میں آتا ہے

ان للہ مائۃ رحمۃ انزل منہا واحدۃ بین الجن والانس والبہائم والہوام، فبہا یتعاطفون، وبہا یتراحمون وبہا تعطف الوحش علی ولدہا، واخر اللہ تسعاً و تسعین رحمۃ یرحم بہا عبادہ المومنین (متفق علیہ من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وفی روایۃ لمسلم عن سلمان نحوہ، وفی اخرہ، قال فاذا کان یوم القیامۃ اکملہا بہذہ الرحمۃ (مشکوٰۃ ص ۲۰۷)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے ہیں، ان میں سے ایک حصہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں نازل فرمایا، اور اس کو جنوں، انسانوں، جانوروں اور حشرات الارض کے درمیان تقسیم کردیا۔ اور اس رحمت کے سوویں حصہ کا اثر ہے کہ انسان بھی، جنات بھی اور جانور بھی آپس میں شفقت کرتے ہیں، ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی حصہ رحمت کی وجہ سے وحشی جانور اور پھاڑنے والے درندے بھی اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں یہ اس رحمت کا اثر ہے۔ فرمایا: رحمت کا یہ سوواں حصہ بھی ختم نہیں ہوا اللہ کی رحمت کیسے ختم ہوسکتی ہے، مخلوق پر اس کا عکس پڑ رہا ہے، سایہ پڑ رہا ہے، جس کی وجہ سے مخلوق آپس میں شفقت کرتی ہے، ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سوویں حصے کو ان ننانوے حصوں کے ساتھ ملا کر اپنی کامل رحمت اپنے بندوں پر فرمائیں گے اپنے خاص بندوں پر یعنی جنتی لوگوں پر۔

اس سے کچھ اندازہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر رحیم و کریم ہیں اور ان کی رحمت و شفقت کس قدر وسیع ہے اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات میں سب سے زیادہ رؤف رحیم ہستی آنحضرت ﷺ کی ذات عالی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی شفقت اتنی زیادہ ہے، اتنی زیادہ ہے کہ یہ کہنا تو بے ادبی و کوتاہی ہوگی کہ کسی باپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ اور کسی ماں کو اپنی اولاد کے ساتھ اتنی شفقت نہیں اہاں! یہ کہنا کسی حد تک صحیح ہوگا کہ دنیا بھر کے ماں باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ جو شفقت ہوسکتی ہے اگر اس کا ایک مجموعہ تیار کرلیا جائے تو وہ مجموعہ رسول ﷺ کی شفقت و محبت کا پاسنگ بھی نہیں بنتا۔ رحمت کرنے والے تو درحقیقت اللہ تعالیٰ ہیں، رحمت تو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، لیکن حق تعالیٰ شانہ نے آنحضرت ﷺ کو سراپا رحمت بناکر بھیج دیا، گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت حضرت محمد ﷺ کی شکل میں ہمیں عطا کردی، اس لئے آپ ﷺ کو رحمۃ اللعالمین کا خطاب دیا، کہ آپ ﷺ تمام جہاں والوں کے لئے رحمت ہیں، آسمان والوں کے لئے بھی رحمت ہیں، زمین والوں کے لئے بھی، دنیا والوں کے لئے بھی رحمت ہیں اور آخرت والوں کے لئے بھی کوئی انسان، کوئی جن اور اللہ تعالیٰ کی دوسری کوئی مخلوق آنحضرت ﷺ کی رحمۃ اللعالمین سے باہر نہیں اور آنحضرت ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں، گویا آنحضرت ﷺ رحمت کرنے والے نہیں بلکہ سراپا رحمت ہیں، تو جس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین بنایا ہو اس کی شفقت اپنے تعلق والوں کے ساتھ کیسی ہوگی؟ یا یوں کہو کہ اپنی اولاد کے ساتھ کیسی ہوگی؟ اس کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟ اور یہ آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے کہ ۲۳ سال کی مدت تک، نبوت ملنے کے بعد، آنحضرت ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرمارہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے اور ہم سے پردہ فرمالیا اس ۲۳ سال کے عرصے میں دین کی اور دنیا کی کوئی ایک بات بھی نہیں چھوڑی جس کی تعلیم نہ فرمادی ہو دفتر کے دفتر لوگوں نے لکھ ڈالے، لیکن آنحضرت ﷺ کے پاک ارشادات کی شرح مکمل نہیں ہوسکی، ہمارے حضرت ڈاکٹر (عبدالحی عارفی) صاحب نور اللہ مرقدہ کا ایک شعر یاد آگیا۔

بہت عنوان بدلے اور بہت خاکے بنا ڈالے
مرتب ہوسکا لیکن نہ درد دل کا افسانہ

حضرات علمائے کرام نے احادیث شریفہ کی کتنی شرح لکھیں اور کتنے دفاتر لکھے؟ اور یہ آپ ﷺ کی اسی رحمۃ اللعالمینی کو تقسیم کیا جارہا ہے؟ کتنی تفسیریں لکھیں؟ اور ایک ایک موضوع پر کتنی کتابیں لکھیں؟ اور آج تک اس رحمۃ اللعالمین ﷺ کے پیغام رحمت کو کس قدر مسلسل تقسیم کیا جارہا ہے؟ لیکن یہ تقسیم ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔

نادیدہ مراحل کی تعلیم آنحضرت ﷺ نے فرمائی

آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے دنیا

کے نقشے بھی کھولے' موت کے وقت کی حالت بھی بیان فرمائی' مرنے کے بعد برزخ میں انسان پر جو کچھ گذرتی ہے اس کو بیان فرمایا' قبر کے عذاب کو اور ثواب کو بھی ذکر فرمایا' کن چیزوں سے آدمی کے لئے موت آسان ہوتی ہے؟ اور کونسی چیزیں ایسی ہیں جن سے جان کنی مشکل ہوجاتی ہے؟ اس کو بھی ذکر فرمایا۔

ماں کی بے ادبی کرنے والے نوجوان کا واقعہ

ایک بار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں شکایت کی گئی کہ ایک نوجوان تین دن سے نزع کی حالت میں ہے اس کی جان نہیں نکل رہی' آنحضرت ﷺ وہاں تشریف لے گئے۔ یہ نوجوان تکلیف میں تھا' اس کو دیکھ کر ارشاد فرمایا' اس کے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کیا گیا کہ اس کی ماں زندہ ہے' فرمایا کہ اس کو بلاؤ اس کی والدہ آئیں تو اس سے فرمایا' بڑی بی! اس لڑکے نے تمہاری کوئی گستاخی تو نہیں کی؟ کوئی بے ادبی تو نہیں کی؟ کہا' نہیں! یہ بڑا فرماں بردار تھا' البتہ ایک دفعہ اس نے میرے تھپڑ مارا تھا۔ بہت سے بدبخت موذی ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کو مارتے ہیں' ان کو گالی دیتے ہیں' میں تو ان کو موذی کہوں گا' موذی نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بڑی بی! تم اپنے بیٹے کو اللہ کی رضا کے لئے معاف کردو! کہنے لگی' میں تو معاف نہیں کروں گی' کیونکہ مجھے اس کا بہت صدمہ ہے' حضور ﷺ کے زمانے میں کوئی شخص اپنے ماں باپ پر ہاتھ اٹھائے؟ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا' لکڑیاں جمع کرو' وہ مائی کہتی ہے لکڑیوں کا کیا کریں گے؟ فرمایا' تیرے بیٹے کو جلائیں گے! کہنے لگی' ہائے! میرے بیٹے کو جلائیں گے؟ فرمایا اگر تم اس کو معاف نہیں کروگی تو اللہ تعالیٰ اس کو جلائیں گے' اور ہمارا جلانا آسان ہے اور اللہ تعالیٰ کا جلانا سخت ہے۔ وہ اماں پھر کہنے لگی کہ میں اس کو دل سے معاف کرتی ہوں' آنحضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ پڑھ کلمہ اس نے کلمہ پڑھا روح پرواز کرگئی۔

نزع کا مرحلہ

تو میں عرض کررہا تھا کہ موت کے وقت کون کون سی سختیاں آتی ہیں اور کون کون سی چیزیں ایسی ہیں جو آدمی کے نزع کو آسان کردیتی ہیں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ نیک آدمی کی روح ایسے نکل جاتی ہے جیسے مشکیزہ سے قطرہ گرتا ہے اور فرمایا کہ برے آدمی کی روح اس طرح نکلتی ہے جیسے دھنی ہوئی روئی ہو اور کانٹے دار چھڑی گیلی کرکے اس کے اوپر ماری جائے اور پھر لپیٹ کرکے اس کو کھینچا جائے' اب وہ چھڑی تو اس روئی سے جدا نہیں ہوسکتی' یہی حال برے آدمی کے نزع کا ہے کہ اس کے رگ و ریشے میں روح سرایت کرجاتی' ایک ایک رونگٹے میں چھپنے کی کوشش کرتی ہے اس کو کھینچتے ہیں تو ایک ایک رونگٹے کو تکلیف ہوتی ہے۔

یا اللہ! ہمارے لئے نزع کو آسان فرمادے

بہت سے اللہ کے بندے ایسے ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ اس وقت کو آسان فرمادیتے ہیں (اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بھی اس وقت کو آسان فرمائے ایمان پر خاتمہ فرمائے اور نزع کو آسان فرمائے آمین) اور بہت سے بندے ایسے ہیں کہ نزع کے وقت ان کی ساری عمر کی لذت ختم ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھیں۔

موت کی تلخی کو یاد رکھو

یہ موت کا پیالہ اتنا کڑوا ہے کہ اس کی تلخی بعض لوگوں کو حشر تک باقی رہے گی' اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے' ہم زندگی گذارتے ہوئے اس طرح غافل ہوجاتے ہیں کہ کبھی یہ خیال ہی نہیں آتا کہ اس کا اثر ہماری موت پر تو نہیں واقع ہوگا؟ دنیا میں دوستی کرتے ہوئے' دنیا میں معاملات کرتے ہوئے' دنیا میں نقل و حرکت کرتے ہوئے' چھپ کر یا اعلانیہ گناہ کرتے ہوئے ہم اس بات سے غافل ہوتے ہیں کہ اس کا انجام موت کے وقت کیا ہوگا؟ لوگ تو مرنے والے کو کلمہ کی تلقین کررہے ہیں' اور اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ اس کو کلمہ کی تلقین کرتے ہیں لیکن کسی کو پتہ نہیں کہ وہ کہاں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔

شیخ عطارؒ کا واقعہ

شیخ عطارؒ بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں' مولانا رومی فرماتے ہیں کہ عطارؒ عشق کے سات شہروں میں پھر چکے ہیں اور ہم ابھی تک ایک کوچے میں گھوم رہے ہیں' عطار کہتے ہیں دوائی بیچنے والے کو' شیخ عطارؒ دوا فروش پنساری تھے' ایک مرتبہ ایک ملنگ قسم کا شخص ان کی دکان پر آیا کندھے کے اوپر گودڑی رکھی ہوئی تھی' کبھی ادھر دیکھتا ہے' کبھی ادھر دیکھتا ہے' شیخ عطار اس سے فرماتے ہیں کہ میاں کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا کہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ جو روح اتنی شیشیوں میں پھنسی ہوئی ہے یہ کیسے نکلے گی؟ شیخ اس وقت دنیا دار آدمی تھے' اللہ نے ان کی ہدایت کے لئے ان صاحب کو بھیجا تھا' بھنا کر کہنے لگے' جیسے تیری نکل جائے گی ویسی ہماری نکل جائے گی؟ وہ کہنے لگا کہ ہماری تو یوں نکل جائے گی' اس نے کندھے پر رکھی ہوئی گودڑی بچھائی' لیٹ گیا اور کہا کہ ہماری تو یوں نکل جائے گی' ایک لمحہ میں رخصت ہوگیا شیخ پر اس واقعہ کا ایسا اثر ہوا کہ دکان لٹادی' اور اللہ تعالیٰ کے راستہ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے مراتب عطا فرمائے۔

ہم مُسلمان کیسے ہوئے؟

ایک نومُسلم خاتون کی سعادت مندی

ڈاکٹر میاں عبدالغنی فاروقی

میرا تعلق انگلینڈ کے ایک کیتھولک گھرانے سے ہے۔ بچپن اور لڑکپن میں مذہبی عقائد کو آنکھیں بند کر کے اختیار کئے رکھا' لیکن نوجوانی میں غور و فکر کا مرحلہ درپیش آیا' تو عیسائیت کا کوئی ایک عقیدہ بھی عقل اور کامن سنس کے مطابق نظر نہ آیا اور تصورات کی ساری عمارت لرزتی ہوئی نظر آئی۔ مثال کے طور پر شادی ہوئی' بچے ہوئے تو بے اختیار خیال آیا کہ یہ معصوم بے خطاء بچے بھی عیسائیت کی رو سے پیدائشی گناہ گار ہیں' بے چارے ساری عمر گناہ گار رہیں گے اور اسی مکروہ حالت میں دنیا سے چلے جائیں گے۔ الا یہ کہ کوئی پادری انہیں بخشش کا سرٹیفکیٹ جاری نہ کر دے حالانکہ اس پادری کی اپنی معصومیت کا معاملہ بحث طلب ہوتا ہے۔

میرے وجدان نے اس قسم کے عقائد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا لیکن ایک پیدائشی عیسائی کی حیثیت سے میں مجبور تھی کہ عقل کو بالائے طاق رکھ کر انہیں صحیح تسلیم کروں .... لیکن کب تک؟ آخر کار تنگ آکر اور تھک ہار کر میں نے دیگر مذاہب کا مطالعہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تاکہ اس ذہنی کشمکش سے نجات حاصل کر سکوں جس نے میرا سکون غارت کر دیا تھا۔

اس ضمن میں سب سے پہلے میں نے ہندو ازم اور بدھ مت کا مطالعہ کیا' لیکن یہ دیکھ کر بڑی مایوسی ہوئی کہ یہ دونوں مذاہب بھی انسان کے ازلی گناہ گار ہونے کا تصور رکھتے ہیں اور ان کے نظریے کے مطابق اسی گناہ کی نجات کی خاطر انسان مختلف شکلوں میں بار بار دنیا میں پیدا ہوتا ہے ....اواگون یا تناسخ کا فلسفہ اسی فکر کا مظہر ہے ..... چنانچہ یہ دونوں مذہب میرے ذہنی شکوک کو رفع کر سکے نہ میرے سوالات کا کوئی شافی جواب فراہم کر سکے۔

آخر کار اللہ نے میری دستگیری فرمائی اور حالانکہ اسلام کے بارے میں اردگرد کا ماحول شدید تعصبات رکھتا تھا' لیکن میں نے اس کا مطالعہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ـــــ قرآن کا انگریزی ترجمہ خرید لیا اور اسلام کے بارے میں مختلف کتابیں حاصل کر لیں ....اور جب میں نے کھلے دل کے ساتھ' غیر جانبداری سے ان کا مطالعہ شروع کیا' تو بے پناہ مسرت کے ساتھ ساتھ میری حیرت بڑھتی چلی گئی کہ اس مذہب کی ایک ایک تعلیم عقل کے عین مطابق ہے اور کوئی بات بھی کامن سنس کے خلاف نہیں ہے....... چنانچہ جلد ہی میرے سارے سوالوں کا جواب مل گیا اور تمام شکوک رفع ہو گئے ....اور میں نے مکمل شرح صدر کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔

سب سے پہلے اسلام کی اس تعلیم نے میرے وجدان کو بڑا اطمینان عطا کیا کہ سارے انسان پیدائشی طور پر معصوم اور بے خطا ہیں۔ اور انسان نہ صرف اپنی کوشش سے گناہوں سے پاک ہو سکتا ہے بلکہ اسے ضمانت دی گئی ہے کہ گناہوں سے دامن بچا۔ پیغمبر اسلام نے فرمایا "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے یہ اس کے والدین اور اس کا ماحول ہے جو اسے عیسائی' یہودی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔" ظاہر ہے یہی بات عقل اور حقیقت کے مطابق ہے اور یہ نظریہ انسان اور خدا پر بہتان کی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ پیدائشی طور پر گناہ گار ہے۔

چنانچہ اس عقیدے کا موازنہ جب میں نے مختلف مسلمانوں کی زندگیوں سے کیا تو یہ بات مجھ پر واضح ہو گئی کہ جو لوگ اخلاص اور قلبی وابستگی کے ساتھ اسلامی تعلیمات پر ایمان لاتے ہیں' وہ اپنے آپ کو ہر طرح کے گناہوں سے بچا کر رکھتے ہیں اور ان کی زندگیاں نیکی' تقدس اور طہارت کا امتزاج اور پیکر بن جاتی ہیں .... مسلمانوں کا یہ عمل انسانی معاشرے میں ہم آہنگی' توازن اور وقار کا باعث بنتا ہے اور وقار اور عدل کا یہ چلن آگے چل کر ساری سوسائٹی اور عام افراد کے لئے ترقی اور اجتماعی سکون کا سبب بن جاتا ہے۔ چنانچہ یہی خوشکن انکشاف تھا جس سے متاثر ہو کر میں نے اسلام کا مزید توجہ اور گہرائی سے مطالعہ کیا اور اس کی سادہ و عام فہم تعلیمات میرے دل میں اس قدر گھر کر گئیں کہ میں اسے قبول کئے بغیر نہ رہ سکی۔

اسلام کے مطالعے کے دوران یہ خوشگوار انکشاف بھی ہوا جس سے میرے دل میں اس کے لئے قدر و منزلت بڑھ گئی کہ ہندو مت اور عیسائیت کے برخلاف اسلام میں چند مخصوص افراد کا کوئی ایسا طبقہ نہیں جس کے لئے اس کی تعلیمات کا کوئی خاص حصہ محفوظ و مختص کیا گیا ہو اور وہ عام لوگوں کی دسترس سے دور ہو .... بالفاظ دیگر عیسائی پادریوں اور ہندو پنڈتوں کی طرح اسلام میں پاپائیت یا مخصوص مذہبی گروہ کا کوئی تصور نہیں

ہے۔ اسلامی تعلیمات ہر فرد کے لئے یکساں معنویت واہمیت کی حامل ہیں اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ اس قدر سادہ سہل اور عام فہم ہیں کہ ہر شخص انہیں آسانی سے سمجھ سکتا اور ان پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ پھر اسلام عیسائی اور ہندومت کے بالکل برعکس اپنے پیروکاروں کو عام اجازت دیتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر غور و فکر کریں اور اس حوالے سے عقل اور ضمیر کو برابر نگران بنائے رکھیں۔ چنانچہ گہرے مطالعے کے بعد میرا تاثر یہ ہے کہ اسلام اپنی تعلیمات کے اعتبار سے بڑا ہی سادہ مذہب ہے اور مزاج کے لحاظ سے فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلام کی یہی وہ خصوصیت ہے جو اس کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہے اور چونکہ اسے اپنی حقانیت پر محکم اعتقاد اور حتمی یقین بھی' اس لئے اسلام ہر شخص کو کھلی دعوت دیتا ہے کہ وہ اس کے عقائد اور تعلیمات کا تنقیدی نظر سے جائزہ لے........ عیسائیت اور ہندومت اس اعتماد سے محروم ہیں اور اپنے پیروکاروں کو بار بار ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ خبردار مذہب کے معاملے میں عقل کو ہرگز بروئے کار نہ لانا اور آنکھیں بند کر کے مختلف تصورات پر یقین کرنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

پھر یہ امر بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے کہ اسلام سب بنی نوع انسان کے لئے امن و محبت کی ضمانت دیتا ہے اور ان لوگوں کے حقوق بھی غصب نہیں کرتا جو اس کے مخالف ہوتے ہیں ایک اسلامی ریاست میں اسلام دشمن مذاہب کے پیروکاروں کے معاشرتی اور سیاسی حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے اور اسلامی تعلیمات کی رو سے مسلمان حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ غیر مسلموں کے انسانی حقوق کی حفاظت کریں اور ان کی مذہبی رسومات و عقائد کا تحفظ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام جس قدر انسانوں کو احترام دیتا ہے اور ان کی عزت نفس کا خیال رکھتا ہے' دیگر مذاہب میں اس کی

> **"اسلام اپنی تعلیمات کے اعتبار سے بڑا ہی سادہ مذہب ہے اور مزاج کے لحاظ سے فطرت کے عین مطابق ہے۔"**
>
> **نو مسلم .. میری لیور کے تاثرات**

کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ چنانچہ اسلامی تاریخ میں اس حوالے سے رواداری اور وسعت قلبی کی مثالیں جس افراط سے نظر آتی ہیں' عیسائیت کی تاریخ اس سے تقریباً" خالی ہے حالانکہ یہ مذہب رحم اور برداشت کا اس حد تک دعوے دار ہے کہ بائبل کے مطابق اگر کوئی تمہارے دائیں رخسار پر تھپڑ مارتا ہے تو بایاں رخسار بھی اس کے سامنے کر دو تاکہ وہ اپنا شوق پورا کرے ...... اسلام اس طرح کا کوئی غیر فطرت' ناقابل عمل دعویٰ نہیں کرتا لیکن وقار اور شائستگی کے ساتھ امن' رواداری اور درگذر کے تقاضوں کو یہ دین بروئے کار لاتا ہے' وہ بے مثال اور عدیم النظیر ہے۔

اسلام کے بارے میں جہاں تک میرے مطالعے کا تعلق ہے' میرے نزدیک اس مذہب کی تعلیمات دو شعبوں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ پہلا شعبہ عقائد اور عبادات پر مشتمل ہے جبکہ دوسرے کا تعلق ان معاملات سے ہے جو خانگی اور معاشرتی سطح پر انسانوں کے درمیان کارفرما ہیں۔ وہ اسلامی تعلیمات جن کا تعلق عقائد و تصورات سے ہے' ان میں کوئی پر اسراریت یا الجھاؤ نہیں ہے۔ ان میں بڑی سادگی کے ساتھ خدا کی توحید اور پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر زور دیا گیا ہے اور تاکہ یہ عقائد مستحکم بھی رہیں اور ان کا تسلسل بھی برقرار رہے' اس مقصد کے لئے چند عبادات لازم کر دی گئی ہیں جو بڑی ہی سادہ' موثر اور قابل عمل ہیں۔

توحید خداوندی کا اعجاز اور کمال یہ ہے کہ جو محض سچے دل سے اخلاص کے ساتھ اللہ کی وحدت و توحید پر ایمان لے آتا ہے وہ باقی سب حقیقی و غیر حقیقی طاقتوں سے بے خوف ہو جاتا ہے' اس کی ذہنی و تخلیقی صلاحیتوں کو غیر معمولی جلا ملتی ہے اور اس کے ضمیر کی آزادی اور عمل کی جولانی پوری ماحول اور بنی نوع انسان کے لئے غیر معمولی فیضان اور منافع کا سبب بن جاتی ہے۔ جبکہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا مقصد دراصل اس احساس تشکر کا اظہار ہے جو بنی نوع انسان پر حضرت محمد ﷺ کے بے حد و حساب احسانات کے حوالے سے ہر شخص پر واجب ہے اور جس کے بغیر اہل اسلام اتحاد اور یگانگت کی نعمتوں سے فیض یاب ہو ہی نہیں سکتے۔

اسلامی نظام معاشرت کے مطابق امیر و غریب حتیٰ کہ مسلم و غیر مسلم کے حقوق میں قطعی کوئی تمیز نہیں۔ اسلام سب انسانوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ ان میں مساوات قائم کرتا ہے اور ایک عالمگیر انسانی برادری کے ارکان کی حیثیت سے سب کو یکساں اہمیت دیتا ہے۔

المختصر مختلف مذاہب کے بغور مطالعے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی کہ صرف اسلام ہی اپنوں اور بیگانوں سب کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسی کی بے مثال سادہ تعلیمات دلوں پر دستک دیتی اور اپنے اندر وہ دلکشی اور جاذبیت رکھتی ہیں کہ کوئی بھی منصف مزاج غیر مسلم انہیں قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اسلام کی یہی وہ خصوصیات تھیں جن سے متاثر ہو کر دس برس قبل میں مسلمان ہوگئی اور یہ کہتے ہوئے میں بے پناہ مسرت اور اطمینان محسوس کر رہی ہوں کہ ان دس سالوں میں ایک دن کے لئے بھی مجھے اپنے فیصلے پر پچھتاوا نہیں ہوا۔

○

اللہ ربّ العزّت کی شان اقدس میں

مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی

محمد اشرف کھوکھر

اگر ہم اس کائنات کو غور سے دیکھیں تو اس کے موجودات میں صاف نظر آتا ہے کہ یہ کارخانہ بے قرینہ نہیں ہے بلکہ ایک مکمل اور جامع نظام کے تحت مربوط اور مستوی ہے ایک ذرے سے لے کر بڑے کرہ تک' ایک مائی کیول سے لے کر بڑے سمندر تک' ایک زردانے سے لے کر پھول اور پھل تک' بلبل سے لے کر شاہین تک' شجرو حجر سے لے کر ایک کوہ گراں تک' شمال سے لے کر جنوب تک' مشرق سے لے کر مغرب تک' ایک شاہچہ سے لے کر سیارگان تک' اور ثرا سے ثریا تک' مضبوط اور مستوی نظام کار فرما ہے جو بہت قوی اور طاقتور صناع کی انتہائی خوبرو صناعی کا مظہر ہے۔ کائنات میں سیاروں کی مسلسل حرکات اور شمس و قمر کی باقاعدہ وقت مقررہ پر آمد و رفت میں بے قاعدگی کا نہ ہونا ایک عظیم رب کی قدرت کاملہ کی نشاندہی کرتا ہے' ایک صاحب عقل کو تو ہرذرہ ریگ کی چمک میں' ہر ایٹم' ہر مائی کیول' ہر چٹا' ہر زردانہ اور ہر ایک شاہد اللہ رب العزت کی ثناء خوانی میں ہمہ وقت مصروف نظر آتا ہے اور وہی رب اکبر ہے جس کی شان **"ان اللہ علی کل شیئی قدیر"** ہے

رسول آخرین خاتمہ کائنات محمد عربی ﷺ کے توسط سے مکمل ہوجانے والا دین' دین فطرت (دین اسلام) ہے۔ "ان الدین عنداللہ الاسلام" اور اسلام کا اصل الاصول کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے۔ کلمہ طیبہ کا پہلا جزو توحید باری تعالیٰ اور دوسرا جزو رسالت ہے' فی الوقت ہم پہلے جزو توحید باری تعالیٰ کے بارے میں یعنی دین اسلام کے خدا اور قادیانیت کے خدا کے بارے میں گفتگو کریں گے اور "رسالت" کے بارے میں آئندہ گفتگو ہوگی۔ (انشاء اللہ)

دین اسلام کا خدا : رسول آخرین محمد عربی ﷺ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے "لیس کمثلہ شیئی" (اس کی مانند کوئی شئے نہیں) "اللہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح○ المصباح فی زجاجۃ○ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبرکۃ زیتونۃ لاشرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیئ ولو لم تمسسہ نار○ نور علی نور○ یہدی اللہ لنورہ من یشاء○ ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شیئی علیم○" (سورۃ النور۔ ۳۵)

ترجمہ" : اللہ (باری تعالیٰ) آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے' اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی طاق ہو جس میں چراغ ہو' وہ چراغ فانوس کے اندر ہو اور فانوس اس طرح نظر آئے کہ گویا چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے ایسے شجرہ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہو جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ اس کا تیل برابر روشن ہے۔ اگرچہ آگ اس کے نزدیک تک نہیں آئی۔ نور پر نور اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت بخش دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور وہ ہر شئے کا جاننے والا ہے"۔

مرزا قادیانی کا خدا : مرزائیوں کا پیشوا مرزا قادیانی اللہ رب العزت کے متعلق درج ذیل عقیدہ کا اظہار کرتا ہے جو قرآن مجید کے پیش کردہ تصور سے قطعاً" مختلف اور ذات باری تعالیٰ کی توہین و تحقیر کرنے والا ہے۔ متنبی قادیاں لکھتا ہے۔

○ "قیوم العالمین" (اللہ تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ' بے شمار پیر' اور ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے۔ اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔" (توضیح المرام ص ۷۵' مندرجہ روحانی خزائن ص ۹۰ جلد ۳)

○ "آواہن خدا تیرے (مرزا) اندر اتر آیا" (کتاب البریہ ص ۷۶ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۰۴ جلد ۱۳)

○ "میں (مرزا) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں' میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴' مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۶۴ ج ۵)

○ " انت منی بمنزلۃ اولادی" اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے (اربعین ۴ حاشیہ ص ۲۳ مندرجہ خزائن ص ۴۵۲ ج ۱۷)

○ "خدا نکلنے کو ہے" انت منی بمنزلہ بروزی' تو مرزا مجھ (خدا) سے ایسا ہے جیسا میں خدا ہی ظاہر ہوگیا (سرورق آخری ریویو جلد ۵ شمارہ ۳ ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء کا الہام' تذکرہ ص ۶۰۳ طبع ۳)

○ "خدا قادیان میں نازل ہوگا" (البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۵۶)

○ "مجھ سے میرے رب نے بیعت کی" (دافع البلاء ص ۶ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

○ خاطبنی اللّٰہ یقول اسمع یا ولدی" اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے سن۔ (البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)

○ "خدا نے فرمایا اے غلام احمد! تو میرا سب سے بڑا نام ہے" (اربعین نمبر ۲ ص ۳۵)

○ مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ "اسلامی قربانی" میں لکھتا ہے کہ "حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت میں آپ پر طاری ہوئی گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے" (ص ۱۲) جس سے رجولیت کی طاقت کا اظہار ہے کہ اسے حمل قرار پائے گا تو اس کے متعلق مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ "مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا ہے اور کئی ماہ بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔" (کشتی نوح ص ۴۷)

مرزا قادیانی پہلے مریم بنے پھر خود ہی حاملہ ہوئے پھر اپنے پیٹ سے آپ عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہوئے۔ ناظرین کرام! سارے دین قادیانی کا بنیادی عقیدہ اس پیچ دار بات پر قائم ہے جو کہ دنیا کے ہر شخص کے لئے مضحکہ خیز ہے۔ بقول شاعر قرآں علامہ اقبال۔

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورت چنگیز

اللہ رب العزت تو وہ ہے "لیس کمثلہ شیئ" سورہ اخلاص کا ترجمہ یہ ہے ("اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے' نہ وہ کسی کا باپ ہے' نہ وہ کسی کا بیٹا اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں۔" اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "لم یتخذ ولدا سبحانہ" وہ کسی کو بیٹا نہیں بناتا' یعنی اللہ رب العزت ایسی لغویات سے مبرا اور پاک ہے۔ اسی اعلان خداوندی نے مشرکین' یہود و نصاریٰ' صائبین اور دیگر مذاہب کے غلط عقائد کی عمارات دھڑام سے زمیں بوس ہوتی ہیں۔ اب ارشادات ربانی کی روشنی میں درج بالا اقوال مرزا قادیاں کو سامنے رکھ کے پرکھئے! صاف نظر آتا ہے کہ اس سرکاری نبی کا مقصد خالص اسلامی عقائد کو متزلزل کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ مرزا قادیانی کے جس خدا سے تعلقات تھے وہ خدائے واحد سے قطعاً مختلف ہے چند نمونے مزید ملاحظہ فرمائیں

○ مرزا کا خدا نماز پڑھتا اور روزے رکھتا ہے۔ (البشریٰ ص ۹)

○ مرزا کا نام لینے سے شرماتا ہے اور اسے ادب سے بلاتا ہے (حقیقت الوحی ص ۳۵۶) اس کی تعریف کرتا ہے۔ (اربعین ۳ ص ۳۱) مرزا پر رجولیت کا اظہار کرتا ہے (اسلامی قربانی ٹریکٹ ۳۴ ص ۱۲)

اب ذرا مرزا قادیانی کے "خدا" کا پورا جلال ملاحظہ کیجئے۔ مرزا خود لکھتا ہے' "پھر اس کے بعد بڑی زور سے جس سے بدن کانپ اٹھا الہام ہوا (دی کین وہاٹ وی ول ڈو) جو ہم چاہتے ہیں کر سکتے ہیں اور اس وقت ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے۔" (براہین احمدیہ ص ۴۸۰)

ہم قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں :

قصر اسلام کے سنگ بنیاد یعنی عقیدہ توحید کے بارے میں مرزا غلام احمد کے اپنے عقائد کا کیا حال ہے؟ کیا مرزائیو! اس بات سے دستبردار ہو سکتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے بارے میں مرزا نے توہین آمیزی اور ہرزہ سرائی سے کام نہیں لیا؟ اگر لیا ہے تو پھر تمہیں اپنے پیشوا کے دوسرے دعاوی کو جھوٹ کا پلندہ قرار دے کر اسلام کو قبول کر لینا چاہئے اور اس دن کی فکر کرنی چاہئے جس کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

ترجمہ ": آگ ان کے چہروں کو جھلس رہی ہوگی اور اس میں پیچ و تاب کھائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم پر میری آیات پڑھ کر نہیں سنائی گئی تھیں لیکن تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے۔" (مومنون ۱۰۴' ۱۰۵)

وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

بقیہ : علمی مباحثہ

جو عیسائیوں کی علامت سمجھی جاتی ہے توڑ ڈالیں گے۔ (۲) خنزیر کو قتل کروا لیں گے۔ (۳) جنگ و جدال اور قتل و قتال کو موقوف کردیں گے اور آپ کی آمد کے بعد مال و دولت کی فراوانی ہوگی اور اتنا مال و دولت لٹایا جائے گا کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ اس موقع پر خداوند قدوس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جائے گی) حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہت ہی زیادہ بہتر ہوگا۔

(بخاری شریف جلد اول' مسلم شریف جلد اول' مشکوۃ شریف)

اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس فرمان نبوی ﷺ کی تصدیق اور تائید میں (قرآن کریم) کی آیت وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ الخ (سورہ النساء ۱۵۹) تلاوت فرمائی۔

اور میں اسی حدیث شریف کی روشنی میں آپ لوگوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ اب اس کو مانے بغیر یعنی کہ حضور ﷺ کو آخری نبی مانے بغیر کوئی گنجائش نہیں ہے اور اس عقیدہ کا انکار قرآن کریم و احادیث شریف' کا انکار ہوگا اور مرزا غلام

احمد قادیانی اسی تکذیب اور انکار کی وجہ سے کافر اور زندیق تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ صاحب قدس سرہ نے ۳۱ اگست ۱۹۱۳ء میں ہی مرزائیوں اور ختم نبوت کے منکرین کو مرتد قرار دے کر واجب القتل قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ سنت اور حضور ﷺ کی سچی اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور حضور ﷺ کو آخری نبی ماننے والوں میں شامل رکھے۔ (آمین) اخیر میں راقم کی دعا پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔

بقیہ : معراج النبی

اور چونکہ نبی کریم ﷺ کی معراج کے دو حصے تھے ایک مسجد حرام یعنی مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور دوسرا بیت المقدس سے بجانب سدرۃ المنتہیٰ' بیت المقدس قریش کا دیکھا بھالا تھا تجارت کے سلسلہ میں وہاں ہمیشہ آنا جانا رہتا تھا' اس لئے قریش نے آپ ﷺ سے بیت المقدس کے بارے میں سوالات شروع کر دیئے آپ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس کا نقشہ میرے سامنے آگیا چنانچہ میں نے ان کی ہر بات کا جواب دیکھ دیکھ کر پوری وضاحت سے دیا جس سے کم از کم یہ بات انہیں چاروناچار ماننی ہی پڑی کہ آپ بیت المقدس تک تو واقعی گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں معراج کا تذکرہ ان کی مسلمہ بات کی حد تک پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے اس سے اگلے حصہ کا صرف حوالہ دیا ہے جس کی تفصیل نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی جا چکی تھی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر" (الاسراء/۱)

ترجمہ "پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے اس مسجد اقصیٰ تک جس کے ماحول کو ہم نے برکتوں سے مالا مال کیا ہے تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں' یقیناً" اللہ ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"

اس آیت میں "لنریہ من آیاتنا" تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں بتائیں' معراج کے آسمانی حصہ کی طرف اشارہ ہے جس کی تفصیلات حضور ﷺ اپنی زبان مبارک سے بیان فرما چکے تھے۔ قرآن مجید میں زیادہ تفصیلی اشارات اس حصہ کے بارے میں سورہ نجم کے شروع میں ہیں لیکن چونکہ عالم بالا کی باتیں ہی اس لئے وہ متشابہات ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔

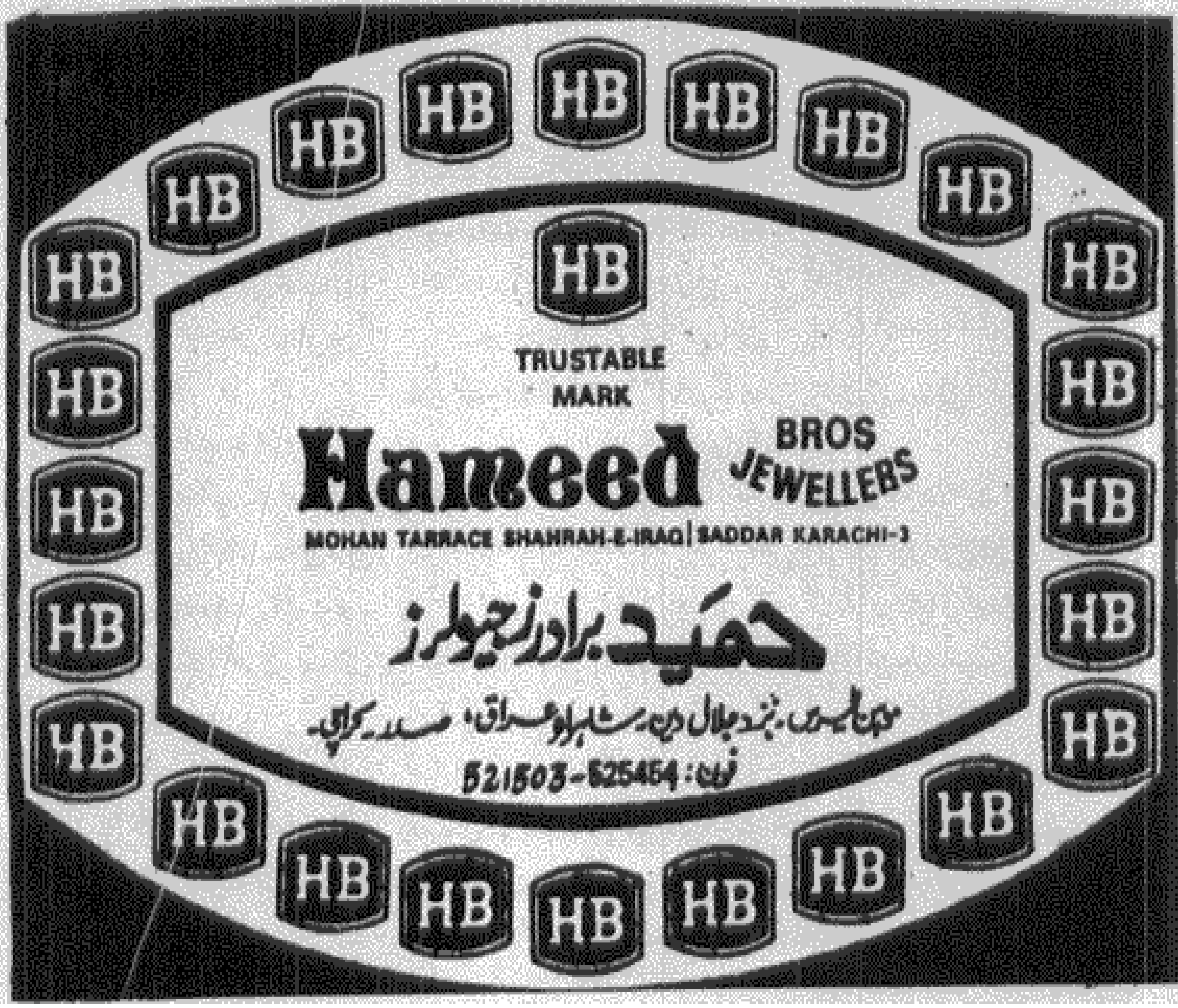

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر پروفیسر ولی محمد
خواجہ فرید کالج رحیم یار خان

معراج: عروج سے ہے جس کے معنی ہیں بلندی پر جانا۔ اور معراج النبی کا مطلب ہے نبی کریم ﷺ کا آسمانوں پہ جانا اور اس سے مراد وہ واقعہ ہے جو مکہ معظمہ میں آپ کو نبوت کے ابتدائی دور میں پیش آیا' یہ واقعہ نہ تو عاشق و معشوق کے وصل و فراق اور وفا و جفا کے سلسلہ کی کوئی داستان ہے جیسا کہ واعظ حضرات اپنی نادانی اور رنگین بیانی سے بنادیتے ہیں' اور نہ خوش عقیدگی کی گھڑی ہوئی کوئی افسوی کہانی ہے جیسا کہ ملحدین کا خیال ہے' اس کے برعکس معراج واقعات نبوت کے سلسلہ کا ایک اہم تر واقعہ ہے جس میں عجوبہ پسندی کو کوئی دخل نہیں' عام لوگوں کے اعتبار سے واقعی یہ عجیب تر اور ناممکن الوقوع قسم کا واقعہ ہے لیکن سلسلہ نبوت میں یہ ایک معمول کا واقعہ ہے جس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ سلسلہ نبوت کے واقعات کو معجزات اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ کسی غیرنبی کے بس کی بات نہیں ہیں' بازیگر کا شعبدہ اور جادوگر کا کرشمہ نبی کے معجزے کی تاب نہیں لاسکتا' معراج کا معجزہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی حاصل ہوا لیکن اپنے اپنے انداز سے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معراج کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معراج طور پہ ہوا تھا جو صحرائے سینا کا ایک پہاڑ ہے جس کا سبب شاید یہ تھا کہ آپ کی کار نبوت کا زمینی جغرافیہ اسی سرزمین تک تھا جس میں یہ پہاڑ واقع تھا' جبکہ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت زمان و مکان سے آزاد تمام عالم انسانی کے لئے تھی اور عالم انسانی کو اپنے ارتقائی مستقبل میں حدود ارضی سے نکل جانا تھا' لہٰذا آپ ﷺ کے مقام معراج کو بھی حدود ارضی سے بالا ہونا چاہیے تھا اسی لئے آپ کو آسمانوں پہ لے جایا گیا' بعض لوگ اسے اس لئے ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ ایک انسان آسمانوں پہ راتوں رات کیسے جاسکتا ہے؟ یہ انکار کم از کم آج کے اس دور میں سمجھ میں نہیں آتا جب مادی وسائل کا خدا بیزار انسان مریخ سے آگے نکل رہا ہے۔ جب کہ نبی کے تعلق براہ راست کائنات کے خالق سے ہوتا ہے' اور رب کائنات اپنے نبی سے بلاواسطہ تکلم فرماتا ہے زمین و آسمان کا مالک وہی ہے نور و ظلمت کا خالق وہی ہے تمام تر وسائل اسی کے پیدا کردہ ہیں اور اس کے قبضہ و اختیار میں ہیں۔ پھر اس میں تعجب کی کونسی بات ہے کہ وہ اپنے بندے کو راتوں رات آسمانوں سے بھی آگے لے جائے اور سدرۃ المنتہیٰ پہ کروبیان عرش استقبال کریں' جنت کی سیر کرائی جائے۔ جہنم کے مناظر دکھائے جائیں اور وحی خصوصی کے شرف و اعزاز سے نوازا جائے' کیا انرجی توانائیاں' ریڈی ایشن لہریں اسی کی پیدا کردہ نہیں ہیں؟ کیا ان کے وجود پر بھی کسی کو تعجب ہوا؟' پھر کیا وہ اپنے اس برگزیدہ بندہ کے لئے جس پر اپنے فضل عظیم کے انعامات فرمائے ہیں' جسے سید ولد آدم بنایا جسے فخر نوع انسان بنایا کیا اس کے لئے ان توانائیوں اور تیزیوں کو مسخر نہیں کرسکتا؟! آج کے انسان کا معراج النبی کا انکار بجا نہیں بلکہ حماقت کی انتہا ہے جب کہ اس کی اپنی دریافتیں حیرت و استعجاب میں عقل انسانی کے حدود کو چھوڑے جارہی ہیں ہاں! البتہ انکار و تعجب ان لوگوں کا جن کے زمانے میں خاتم النبیین ﷺ کو معراج کے شرف و اعزاز سے نوازا گیا' سمجھ میں آنے والی بات ہے کیونکہ اس وقت کا انسان روزمرہ کے عام معمولات سے آگے کسی چیز پہ دسترس کا تصور نہیں رکھتا تھا' چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نے معراج کی صبح مکہ والوں کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو ان کے لئے یہ واقعہ اس قدر غیریقینی اور ناممکن تھا کہ حیرت و تعجب کے بجائے وہ مذاق اڑانے لگے خود اہل ایمان کے لئے یہ بہت بڑا امتحان تھا اور اس امتحان میں سب سے بڑی کامیابی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئی اور صدیق کا لقب پہلی مرتبہ آپ کو یہیں سے ملا' کہ والے یہ واقعہ حضور اکرم ﷺ کی زبانی سننے کے بعد سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی طرف دوڑے کہ اسے چل کر بتاتے ہیں کہ جس کو تونے نبی مان رکھا ہے وہ کیسی عجیب اور خلاف عقل باتیں کرنے لگا ہے۔ اور آپس میں مشورہ کیا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے بیت المقدس تک جانے کی بات بتانا' تو وہ یقیناً اس سے انکار کردے گا تب اسے بتانا کہ تم اس کا بیت المقدس تک جانے کا انکار کررہے ہو اور وہ آسمانوں سے بھی اوپر تک جانے کا دعویٰ کررہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بتایا کہ تیرا نبی ﷺ تو یہ دعویٰ کررہا ہے کہ وہ رات کو بیت المقدس تک ہو آیا ہے' ...... یہ سن کر حضرت ابوبکر نے فوراً" جواب دیا کہ تم بیت المقدس کی بات کرتے ہو اگر وہ یہ کہے کہ میں آسمانوں سے بھی آگے تک ہو آیا ہوں تو میں یہ بھی بلا تامل مان لوں گا' وہ کہنے لگے غضب ہوگیا وہ بھی تو یہی کہہ رہا ہے جو پہلے ہی مانے ہوئے ہو۔

باقی صفحہ۱۴پر

ایک تعلیمی تحریک

دارالعلوم دیوبند

بلا شبہ دارالعلوم دیوبند ایک تعلیمی ادارہ اور دینی درس گاہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے مجموعی طور پر کبھی قومی زندگی سے اپنا تعلق منقطع نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ اس نے ہمیشہ قوم کی ہر مرحلہ میں رہنمائی کی ہے اور اس کے تربیت یافتہ علماء میں ہمیشہ سے ایک ایسی سربرآوردہ اور بیدار مغز جماعت رہی ہے جس کا ہاتھ قوم کی نبض پر رہا ہے اور قومی زندگی میں قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ اس بناء پر دارالعلوم دیوبند کو ایک تعلیمی ادارہ سمجھنا صحیح نہیں بلکہ صحیح معنوں میں وہ ایک تعلیمی تحریک ہے اور تعلیم کتابوں کے پڑھنے پڑھانے تک محدود نہیں رہی بلکہ اس کا دائرہ کار اس سے کہیں زیادہ وسیع ہوتا ہے دارالعلوم دیوبند ایک خاص فکر اور ایک مخصوص فلسفہ حیات کی دعوت کے لئے وجود میں آیا تھا اور تقریباً" ایک سو چالیس سال سے وسیع تر بنیاد پر دعوت دے رہا ہے اور اس کے تربیت یافتہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں دنیا کے ہر حصے اور قومی زندگی کے ہر شعبہ میں پہنچ کر مصروف عمل ہیں' اس طرح دارالعلوم دیوبند کی فکر معنوی اور جماعتی زندگی کی ایک مستقل اساس بن گئی ہے۔ اگر دارالعلوم دیوبند کا مقصد قیام صرف یہ ہوتا کہ یہاں عربی پڑھنے والے طلباء آئیں اور اپنا نصاب پورا کرکے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں تو پورے وثوق سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ دارالعلوم کی تاریخ سے وہ محیرالعقول خدمات اور عظیم کارنامے وابستہ نہ ہوتے جو آج دارالعلوم ہی کی نہیں بلکہ قوم و ملت کی تاریخ کا قابل صد فخر اور روشن باب ہیں۔ ۱۸۵۷ء کے ہلاکت خیز اور تباہ کن انقلاب کے بعد ایک طرف مسلمانوں کے اندر جماعتی انتشار اور دینی انحراف پھیل رہا تھا اور دوسری طرف عیسائی مشنریوں اور آریائی مبلغوں نے اسلام کو بے سہارا سمجھ کر اس پر دھاوا بول دیا تھا ایسے سنگین اور نازک حالات میں دارالعلوم دیوبند کے اکابر قطب ارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حجتہ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ وغیرہ ان رخنہ اندازیوں کے تدارک کے لئے میدان میں نکلے اور اول الذکر نے حدیث و فقہ کے درس و تدریس سے اور ثانی الذکر نے اپنی دلپذیر تقریروں اور حکمت آمیز تحریروں کے ذریعہ اس طوفان بلا کے رخ کو موڑ دیا پھر جب سیاہ فام درندوں نے وطن عزیز کے سینے میں اپنے خونی

محمد زبیر صدیقی' خانو خیل ڈی آئی خان

پنجے گاڑ دیئے پھر اپنے ظلم و تشدد کی حد کردی اور ان کی آزادی کو سلب کرلینے کے بعد ان کے دین و مذہب اور تہذیب و تمدن پر بھی شبخون مارنا شروع کردیا تو اس عہد بے بسی میں آزادی کامل اور قومی خود مختاری کے لئے تحریک انقلاب کا نقشہ مرتب کرنے والا بطل حریت اور مجاہد جلیل اسی دارالعلوم دیوبند کا ایک سپوت تھا جسے دنیا "شیخ الہند" کے نام اور اس کی انقلابی جدوجہد ریشمی رومال تحریک سے جانتی ہے' اس قابل صد فخر جرم پر اس ضعیف العمر گر جواں ہمت جرنل کو تین سال سے بھی زیادہ عرصہ تک مالٹا جیسے دور افتادہ اور برفیلے جزیرہ میں قید و بند کی اذیتیں برداشت کرنی پڑیں' پھر بھی اس کے عزم و ارادہ میں سرمو فرق نہیں آیا' اور قید فرنگ سے رہائی ہوتے ہی "ترک موالات" کا وہ انقلابی فتویٰ اور تاریخی منشور شائع کیا جس نے ایک طرف برطانیہ کے قصر سلطنت کو متزلزل کردیا اور دوسری طرف قومی تنظیموں جمعیت علماء ہند خلافت کمیٹی انڈین نیشنل کانگریس کے اندر زندگی کی تازہ روح پھونک دی اور پھر ان تینوں قومی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے ایک ایسی سرد جنگ کا آغاز کردیا جس نے حکومت برطانیہ کے جبر و تشدد کے سارے ہتھیار کند کردیئے۔

علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے جب جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اعلان جہاد کیا اور گھر گھر جاکر جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کو واشگاف کیا۔ اس کے علاوہ داعی انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور ان کے عظیم رفیق کار مولانا محمد میاں المعروف بہ مولانا منصور انصاری غازی دارالعلوم دیوبند ہی کے ساختہ پرداختہ تھے جنہوں نے آزادی وطن کے سلسلے میں ایثار و قربانی کی ایسی مثال پیش کی جس کی نظیر تاریخ کے صفحات میں مشکل سے ملے گی۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ' حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ شاہ جہاں پوریؒ' مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ' فخر المحدثین حضرت مولانا فخر الدین مراد آبادی' مولانا محمد میاں دیوبندی' مفتی اعظم پاکستان محمد شفیعؒ وغیرہ فضلائے دارالعلوم نے آزادی ملک و ملت کی جنگ میں جو قائدانہ کردار پیش کیا اور اس راہ میں جن مشکلات و مصائب کا سامنا کیا ہے اس کے عینی گواہ

باقی صفحہ ۲۱ پر

قسط نمبر۲

معرکۂ حق و باطل

مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

۲- دوسرا معیار' حقیقی نبوت سابقہ :مرزا اور اس کے پیروکار خود کو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معیار پر بلکہ ان سے بھی اعلیٰ مرتبہ پر قرار دیتا ہے۔ (نزول المسیح ص ۸۰'۸۲۔ خزائن ج ۱۸' ص ۴۶۰ وغیرہ)

مگر جب کوئی اسے اس معیار پر پرکھنے لگتا ہے تو فوراً "شتر مرغ کی طرح عذر کر دیتا ہے کہ ماسوا اس کے جو شخص ایک نبی متبوع علیہ السلام کا متبع ہے اور اس کے فرمودہ اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے' اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی بے سمجھی ہے کیونکہ انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کروائیں۔ (آئینہ کمالات ص ۳۳۹۔ خط بجواب نواب محمد علی خان)

دوسری جگہ لکھا کہ:

"بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ شاید میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے' لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۱۵۰ مندرج خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

ملاحظہ فرمایئے کہ متنبی صاحب جب دعویٰ کرنے کے موڈ میں ہوتے ہیں تو پھر ترنگ میں آکر اپنے کمالات اور عجائبات بیان کرنے میں آسمان و زمین کے قلابے ملا دیتے ہیں کہ میں سب سے بڑھ کر ہوں۔ حضرت مسیح سے بھی کہیں بڑھ کر ہوں مگر جب حقیقت کے جہاں میں آزمانے اور پرکھنے والوں کے سامنے ہوتے ہیں تو تمام لن ترانیاں کافور ہو جاتی ہیں' تمام ہوائی قلعے مسمار ہو جاتے ہیں کہ میں نے تو سابقہ انبیاء جیسی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کبھی زیادہ زچ ہو کر کہہ دیا کہ نبوت سے میری مراد محض مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ تھی' دیگر انبیاء والی نبوت کا دعویٰ نہ تھا۔ اگر تمہیں اس لفظ پر اعتراض ہے تو اسے کاٹا ہوا سمجھو۔ لیکن ایسی طرح دے کر مرزا نکل نہیں سکتا کیونکہ جب وہ آیات پیش کرنے پر آتا ہے تو سابقہ نبوت والی آیات پیش کرتا ہے مگر میدان موازنہ میں آتا ہے تو فوراً "پیچھے کو کھسک جاتا ہے۔ اگر سابقہ نبوت باقی نہیں تو اجرائے نبوت کا دعویٰ کیسے؟ یہ بقائے نبوت کے مناظرے اور مباحثے کس لئے کرتے پھرتے ہو؟

یاد رکھئے اللہ نے تو ایک ہی طرز کی نبوت جاری فرمائی ہے حتیٰ کہ اس نے تو سید الانبیاء کے متعلق بھی فرمایا کہ ھذا نذیر من النذر الاولیٰ کہ ہمارے یہ نبی معظم ﷺ بھی سابقہ نبیوں میں سے ایک نبی ہی ہیں۔ فرق مراتب الگ بحث ہے۔ فرمایا تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض لہٰذا نفس نبوت میں سب برابر مگر مراتب میں تفاوت۔

یہ مرزا صاحب والی نبوت کس انداز کی ہے؟ جو سابقہ انبیاء کی نبوت سے کوئی علیحدہ ہی چیز ہے۔ ایسی نبوت کا اعلان خدا نے تو کہیں فرمایا نہیں ہے۔ ہاں یہ کوئی ابلیس اور اختراعی چیز ہو تو الگ بات ہے مگر پھر ہمیں اس سے کیا سروکار ہو سکتا ہے۔ ہمیں تو اس نبوت سے وابستہ ہونا ہے جو اللہ کریم نے حضرت آدمؑ سے شروع فرما کر خاتم الانبیاء پر ختم فرمادی۔ اور اسی نبوت کے متعلق ہی اختتام یا بقا و اجراء کی بحث ممکن ہو سکتی ہے۔ پھر اگر کوئی سرپھرا سابقہ چلی آنے والی نبوت کے خاتم الانبیاء پر ختم ہونے کا قائل نہیں تو وہ قطعاً" دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اس سے الگ کسی اور قسم کی نبوت کے اجراء کا نظریہ رکھتا ہے تو یہ بھی بوجہ عدم ثبوت کے دائرہ اسلام سے خارج ہو گا کیونکہ اس نے بلا دلیل ایک نئی چیز کے ابتدا اور جریان کا دعویٰ کیا ہے۔ اسلام میں تو بلا ثبوت کوئی عملی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا چہ جائیکہ کوئی نظریہ ثابت ہو جائے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ قادیانی ہمیشہ دو رخی' متضاد اور پہلو دار بات کرتے ہیں جو کہ ان کے متبوع اور گرو کا وطیرہ تھا۔ لہٰذا ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا کی نبوت سابقہ نبیوں ہی کے سلسلہ کی نبوت ہے یا کوئی الگ قسم ہے؟ اگر تم سابقہ سلسلہ نبوت میں اس کو کھڑے کرو تو یہ بات خلاف اسلام ہے کہ وہ نبوت خاتم الانبیاء پر ختم ہو چکی ہے جس کا اقرار مرزا نے بھی کیا ہے اور اگر تم کسی نئی قسم نبوت کے مدعی ہو جیسے کلمۃ الفصل ص ۱۱۲ پر مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے اور بشیر الدین محمود نے حقیقت نبوت میں خوب زور مارا ہے بلکہ خود مرزا نے بھی یہی بات

کی ہے تو یہ بھی اسلام کے خلاف اور کفر خالص ہے نیز تم اس صورت میں اجرائے نبوت کا دعویٰ مباحث اور مناظرے نہیں کر سکتے۔ بات ختم ہوئی۔

۳۔ تیسرا معیار' مدت نبوت: آنجہانی مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں نے تیئس سال سے دعویٰ نبوت کیا ہوا ہے اور ابھی تک یہ سلسلہ آگے چل رہا ہے خدا جانے کہاں تک جائے جبکہ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل وارد ہے جس سے ثابت ہوتا ہے مدعی نبوۃ کاذبہ جلدی مارا جاتا ہے' وہ تیئس سال تک زندہ نہیں رہ سکتا لہٰذا میں بھی سچا مدعی نبوت ہوں۔ (دیکھئے اس کی کتاب حقیقت الوحی ص ۲۰۶۔ خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۴ نیز تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۹۔ خزائن ج ۲۲ ص ۴۶۱ پر پینتیس سال لکھے ہیں۔ اربعین ج ۳ ص ۲۶ میں مدت تیئس سال مذکور ہے)

جواب یہ ہے کہ اول تو تیری مدت ہی میں شدید تضاد ہے جس سے تری یاوہ گوئی اور کذب و افترا کھل جاتا ہے۔ دیکھئے آئینہ کمالات ص ۵۴ میں ۱۲ سال' نشان آسمانی میں ۱۰ سال (ص ۳۵) سراج منیر ص ۲ میں اور ایام الصلح ص ۷ ۳' خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۸ میں ۲۵ سال' ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۱ میں اور اربعین ج ۳ ص ۲۶ میں اور خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۰ و جلد ۱۷ ص ۳۸۹ ۳ میں بھی تیئس سال۔ بتلایئے مرزا کی کس بات پر اعتبار کیا جاوے۔

(۲) یہ ضابطہ صرف سید دو عالم کے لئے ہے' عام نہیں کیونکہ لو تقول احد نہیں فرمایا کہ جو کوئی مدعی نبوت ہمارے ذمہ کوئی بات کہے' بلکہ یہ فرمایا کہ لو تقول کہ اگر آپ خاتم الانبیاء ایسے ہی کوئی بات بلاوحی کہہ دیں تو ہم یوں کریں گے۔ یہ خاص ہے عام نہیں ورنہ معاملہ خراب ہو جائے گا کیونکہ حضرت عیسیٰؑ باوجود سچے نبی ہونے کے صرف تین سال امت میں رہے۔ حضرت یحییٰ کی مدت بھی نہایت مختصر ہے' بعد میں شہید ہو گئے۔ نیز اس طرح آپ کے بعد کاذب مدعیان نبوت ۴۰'۴۰ سال تک زندہ رہے بلکہ انہوں نے حکومت بھی قائم کرلی۔ خود بہاء اللہ ایرانی کا مسئلہ تمہارے سامنے ہے۔ ان تفاصیل سے واضح ہوا کہ یہ آیت صرف آنحضور ﷺ کے لئے ہے' عام نہیں۔

بائبل اور اختصاص خاتم الانبیاء ﷺ

قادیانی نے خود ہی بائبل کا حوالہ دے کر اس دلیل کا خاص ہونا تسلیم کرلیا ہے۔ دیکھئے صاحب بہاور بحوالہ استثنا لکھتے ہیں کہ:

"میں ایک نبی مبعوث کروں گا....... لیکن وہ نبی جو ایسی شرارت کرے کہ کوئی کلام میرے نام سے کہے جو کہ میں نے اسے حکم نہیں دیا کہ لوگوں کو سناتا ......وہ نبی مرجائے گا" (استثناء ۱۸ ۱۸ تا ۲۰ بحوالہ ضمیمہ ۳'۴' اربعین ص ۸ مندرج خزائن ج ۱۷' ص ۴۷۷)

دیکھئے اس حوالہ سے صاف اختصاص معلوم ہو رہا ہے۔

(۳) تیرا یہ دعویٰ نبوت تیس سال یا کم و بیش محض غلط ہے کیونکہ تو تو اتنے برس خدا کی وحی کو سمجھ ہی نہ سکا تھا (اعجاز احمدی ص ۷) دعویٰ تو سمجھ کے بعد ہوتا تھا۔

(۴) اس حساب سے تو نے دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا اور ۱۹۰۸ء میں یعنی کل ۱۷ برس زندہ رہ کر واصل جہنم ہوا' تیئس برس تو پورے نہ کئے لہٰذا فیل۔ حالانکہ یہ مدت بھی غلط ہے۔

(۵) دراصل بقول مرزا محمود اور عام قادیانیوں کے مرزا نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا تو اس حساب سے صرف ۷ سال رہ کر واصل جہنم ہوا۔ تو سچا کیسے کہلا سکتا ہے؟

ایک اور طریقہ ہے: آنجہانی نے آیت لو تقول کے بارہ میں جو شرائط بیان کی ہیں' وہ بھی مرزا میں نہیں پائی جاتیں چنانچہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ

"پس اے مومنو! اگر تم ایک ایسے شخص کو پاؤ جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور تم پر ثابت ہو جائے کہ وحی اللہ پانے کے دعویٰ پر تیئس برس کا عرصہ گزر گیا اور وہ متواتر اس عرصہ تک وحی اللہ پانے کا دعویٰ کرتا رہا اور دعویٰ اس کی شائع کردہ تحریروں سے ثابت ہوتا رہا تو یقیناً سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے ہے ___ اور اس مدت میں آخر تک کبھی خاموش نہیں رہا اور نہ اس دعویٰ سے دستبردار ہوا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ مندرج خزائن ج ۱۷ ص ۵۸)

ناظرین کرام ملاحظہ فرمایئے کیا یہ مذکورہ شرائط مرزا صاحب میں پائی جاتی ہیں کہ

۱۔ یہ صاحب' براہین احمدیہ سے لے کر آخر تک کبھی اپنے دعویٰ نبوت سے خاموش یا دستبردار نہ ہوا ہو؟ ۲۔ نیز مسلسل اس دعویٰ کو زور شور سے اپنی کتابوں میں شائع کرتا رہا ہو۔

نتیجہ: افسوس صد افسوس جناب آنجہانی ان علامات سے یکسر خالی اور محروم ہے۔ اس میں یہ تسلسل اور دوام دعویٰ ہرگز نہیں پایا گیا لہٰذا یہ اپنے دعویٰ نبوت میں بالکل فیل اور صفر ہے کیونکہ اس مدت میں مرزا صاحب سے بجائے تسلسل دعویٰ کے قدم قدم پر اس دعویٰ سے دستبرداری اور انحراف واقع ہوتا رہا بلکہ مدعی نبوت کو کافر' لعنتی اور خارج از اسلام بھی کہتا رہا۔ دیکھئے لکھتا ہے کہ فلا تظنن یا اخی انی قلت کلمۃ فیہ رائحۃ ادعاء النبوۃ (حمامۃ البشریٰ ص ۸۳۔ خزائن ج ۷' ص ۳۰۲)

نیز لکھا کہ ماکان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین (حمامۃ البشریٰ ۷۹۔ خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

نیز یہ بھی لکھا کہ "میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے ...... کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے ..... اور ان نشانیوں کا نام معجزہ رکھنا ہی نہیں چاہئے ...... بلکہ کرامت ہے۔" (مرزا کی کتاب جنگ مقدس خورد سائز ص ۶۷، طبع لاہور ص ۶۷)

مرزا قادیانی نے تو دعویٰ نبوت کی طرح دعویٰ مسیحیت سے بھی برملا انکار کیا ہے۔ دیکھئے لکھتا ہے "اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ...... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۱۹۰ طبع لاہور)

تو جب مرزا میں سچے مدعی والی شرائط نہیں پائی گئیں بلکہ وہ اپنے دعویٰ سے بیسیوں مرتبہ انکار و انحراف اور پہلوتہی کرتا رہا ہے تو پھر وہ سچا کیسے ہو گیا۔ وہ تو سراسر کذاب، دجال اور کافر ملعون ہو گا۔ یہ نتیجہ اور حکم ہم نے خود آنجناب کے ضابطہ کے مطابق لگایا ہے۔ لہٰذا آپے سے باہر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز بقول مرزا محمود صاحب کہ آپ نے دعویٰ نبوت ۱۹۰۱ء میں کیا ہے، آپ نے تریاق القلوب کی تصنیف کے بعد اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے، لہٰذا ۱۹۰۱ء سے پہلے کے تمام حوالہ جات جن میں دعویٰ نبوت سے انکار ہے، وہ اب منسوخ سمجھے جائیں گے، ان سے حجت پکڑنی غلط ہے (دیکھئے مرزا محمود کی کتاب حقیقت النبوۃ ص ۱۲۱)

اب فرمایئے، مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کے صدق و کذب کے متعلق شرائط کس نتیجے تک پہنچیں کہ آنجناب صرف چھ سات سال تک اس دعویٰ پر زندہ رہا اور اتنی ہی مدت بقول مرزا صاحب آپ کا ایک حریف بابو الٰہی بخش بھی دعویٰ نبوت کرکے زندہ رہا۔ جس نے اپنا نام موسیٰ رکھا ہوا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "بابو الٰہی بخش نے اپنا نام موسیٰ رکھا تھا۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۴۱)

وہ اس کتاب (عصائے موسیٰ) کی تالیف کے چھ برس بعد فوت ہو گئے۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۴ مندرج روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۵، ۱۵۱)

ویسے مرزا نے بھی اپنا نام موسیٰ رکھ لیا تھا۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۴) اب فرمایئے کہ جب بابو الٰہی بخش چھ برس دعویٰ کے بعد مر گیا تو وہ جھوٹا اور کذاب قرار دیا گیا تو آپ جناب بھی حساب لگا لیں کہ ۱۹۰۱ء کے بعد کتنے برس زندہ رہے؟ کیا تم نے تیئس سال والی معیاری مدت پوری کر لی یا ابتدائی پیش رفت ہی میں غضب الٰہی کے شکنجے میں پھنس گئے؟ یہ بات کوئی مخفی یا الجھی ہوئی نہیں بلکہ نہایت واضح ہے کہ تم نے دعویٰ نبوت کے بعد جلد ہی اپنے کذب و افتراء پر مہر تصدیق کر کے آنجہانی ہو گئے۔

ایک مزید مغالطہ: اگر کوئی قادیانی یہ کہہ دے کہ مرزا صاحب مطلق دعویٰ الہام کے ساتھ اتنی مدت پوری کر گئے ہیں لہٰذا وہ جھوٹے نہیں بلکہ سچے ثابت ہوں گے تو گزارش یہ ہے کہ یہ زبردست غلط بحث ہے۔ جناب مرزا صاحب نے لو تقول کا معیار دعویٰ نبوت کے متعلق قرار دیا ہے نہ کہ مطلق الہام و کشف کے متعلق اور نہ ہی وہ معیار بن سکتا ہے کیونکہ لو تقول میں امر نبوت کا ذکر ہے نہ کہ مطلق الہام و کشف کا۔ اگرچہ مرزا قادیانی کی تحریرات اس ضابطہ کے بیان میں پہلودار اور نہایت مغالطہ انگیز ہیں جو کہ اس کی سرشت اور بنیاد ہے مگر اصل حقیقت وہی ہے جو میں نے عرض کی ہے کہ دعویٰ الہام نہیں بلکہ دعویٰ نبوت کے لئے یہ معیار ہے۔ اہل اسلام قادیانیوں کے اس دھوکے سے خوب ہوشیار رہیں۔ قادیانی ہر جگہ ایسی ڈنڈی مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک اہم نکتہ: لو تقول کا عنوان سارے قرآن مجید میں صرف اور صرف سید الانبیاء ﷺ کے لئے استعمال ہوا ہے اور کسی بھی نبی کے لئے یہ عنوان نہیں آیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ مخالفین انبیاء نے اپنے اپنے نبیؑ کے لئے افتراء کا عنوان ہی اختیار کیا تھا جس کے جواب میں یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے مگر مخالفین سید الرسل ﷺ نے آپ کے حق میں جب یہ عنوان اختیار کیا تو اس کے رد میں خالق کائنات نے بھی یہی لفظ استعمال فرمایا تاکہ مخالفین کا خوب رد ہو جائے۔ کیونکہ کسی الزام کا جواب ہمیشہ اسی لفظ میں دیا جاتا ہے۔ جیسے حضرت نوحؑ کو قوم نے یہ الزام دیا کہ انا لنراک فی ضلل مبین تو اس کے جواب میں فرمایا کہ قال یقوم لیس بی ضلالہ

باقی آئندہ

بقیہ : دارالعلوم دیوبند

شاد و نادر اب بھی موجود ہیں۔ اور آزادی وطن کے بعد امت کی علمی دینی اقتصادی اور سیاسی رہنمائی کا فریضہ فضلائے دارالعلوم نے ہی ادا کیا۔ جن میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ "مفتی محمودؒ" مولانا غلام غوث ہزارویؒ "مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ" مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ "شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ" شامل ہیں، اسی لئے بلا خوف و تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ہندوستان بھر میں صرف دارالعلوم دیوبند ہی ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جسے حقیقی معنوں میں جمہور کا ادارہ کہا جاسکتا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

○

قسط نمبر۲

صلہ رحمی

مولانا عبدالرحیم لاچپوری

ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔

بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ والدین کو عزت واحترام کی نظر سے دیکھنا حج مقبول کا ثواب رکھتا ہے۔

بیہقی ہی کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں لیکن جو شخص ماں باپ کی نافرمانی اور دل آزاری کرے اس کو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں طرح طرح کی آفتوں میں مبتلا کردیا جاتا ہے۔

سورہ بقرہ آیت ۱۷۷ میں نیک کاموں کا شمار کراتے ہوئے اللہ کی محبت میں رشتہ داروں یتیموں مسکینوں' مسافروں' سائلوں اور گردن چھڑانے میں مال خرچ کرنے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

سورہ بقرہ آیت میں یوں فرمایا ہے کہ۔

جو کچھ مال تم کو خرچ کرنا ہو سو ماں باپ کا حق ہے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا.......

سورہ نحل آیت ۹۰ میں یوں ارشاد ہے کہ

"بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں۔ اور کھلی برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کو اس لیے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

ابن مسعود فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے ہر ایک خیر و شر کے بیان کو اس آیت میں اکٹھا کردیا ہے۔

عدل و احسان کو اپنا لینے والا حسن سلوک کا مجسمہ ہوجائے گا۔ ایتاء ذی القربیٰ میں صلہ رحمی کا حکم ہے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر ۸۳ بھی صلہ رحمی میں اہم ہے دوسرے احکام کے ساتھ ارشاد ہے۔

اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گذاری کرنا اور اہل قرابت کی بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک یہ ہے کہ ان کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کیا جائے ان سے بہ ادب پیش آیا جائے۔ ان کے حکموں کی تعمیل کی جائے اور ان کی وفات کے بعد ان کے حق میں دعاء خیر کی جائے اور ان کے دوستوں سے حسن سلوک کیا جائے۔

سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۶ میں صلہ رحمی کا حکم ہے اور قرابت دار کو اس کا حق دیتے رہنا' اور محتاج و مسافر کو بھی ان کا حق دیتے رہنا۔

سورہ روم آیت نمبر ۳۸ کا مفہوم ملاحظہ ہو۔

پھر قرابت دار کو اس کا حق دیا کرو اور مسکین و مسافر کو بھی یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا نام ہی صلہ رحمی ہے' مسافروں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک اسی کڑی کی ایک چیز ہے۔

ذوی القربیٰ کا حق صرف مالی امداد ہی نہیں ان کی خبر گیری جسمانی خدمت اور کچھ نہ کرسکے تو کم از کم زبانی ہمدردی اور تسلی وغیرہ بھی صلہ رحمی کی تعمیل سے ہے (قرطبی)

سورہ نساء آیت نمبر ۷ میں بھی صلہ رحمی کا حکم ملاحظہ ہو اور جب وارثوں میں ترکہ کے تقسیم کے وقت رشتہ دار آموجود ہوں اور یتیم اور غریب لوگ تو ان کو بھی اس ترکہ میں سے (بالغوں کے حصہ سے) کچھ دے دو اور ان کے ساتھ خوبی سے بات کرو۔

صحیح بخاری میں ہے کہ وہ شخص کامل صلہ رحمی کرنے والا نہیں جو صرف برابر کا بدلہ دے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب دوسری طرف سے قطع تعلق کا معاملہ کیا جائے تو یہ ملانے اور جوڑنے کا کام کرے۔

صلہ رحمی پر بعض اور احادیث ملاحظہ ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا خاندان میں محبت' مال میں برکت اور موت میں ڈھیل کا سبب ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۲۰)

مشکوٰۃ ص ۴۲۰ پر ایک حدیث میں ہے کہ:

ظلم اور قطع رحمی سے زیادہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے کہ اس گناہ کرنے والے کو جلد دنیا میں سزا دی جاتی ہو۔ اس عذاب کے ساتھ جو اس کے لئے آخرت میں بطور ذخیرہ رکھا گیا ہے۔

یعنی یہ دو گناہ ظلم اور قطع رحمی ایسے ہیں کہ آخرت میں تو ان پر جو کچھ وبال ہوگا وہ تو ہوگا ہی۔ آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی ان کی سزا بہت جلد ملتی ہے' ایک اور حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ' ہر گناہ کی جب چاہیں مغفرت فرمادیتے ہیں مگر والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کی سزا مرنے سے پہلے بھی دے دیتے ہیں۔

(مشکوٰۃ)

فقیہ ابولیث فرماتے ہیں کہ قطع رحمی اس قدر بدترین گناہ ہے کہ پاس بیٹھنے والوں کو بھی رحمت سے دور کردیتا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ صلہ رحمی کے علاوہ کوئی نیکی ایسی نہیں ہے کہ جس کا بدلہ بہت جلد ملتا ہو۔ اور قطع رحمی اور ظلم کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کا وبال آخرت میں باقی رہنے کے ساتھ ساتھ دنیا میں جلدی نہ ل جاتا ہو۔

(تنبیہ الغافلین)

بیہقی کی ایک روایت میں شب برات میں گنہگاروں کے معاف کئے جانے کا ذکر ہے۔ اس میں

جن گنہگاروں کی معافی نہ ہوگی ان میں قاطع رحم (قطع رحمی کرنے والا) بھی ہے۔

علامہ سیوطی کی جامع الصغیر میں ایک روایت یوں ہے کہ: جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرے تم اس سے اچھا سلوک کرو اور سچی بات کہو اگرچہ تمہارے خلاف ہو۔

مسلم کی ایک روایت اس طرح ہے:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے قرابت دار ہیں میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں' میں ان کے ساتھ حلم کا برتاؤ کرتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت برتتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تو گویا تم ان کو ریت پھنکار رہے ہو اور جب تک تمہاری یہ حالت رہے گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارا ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا۔

مسلمانوں کو ایسی پاکیزہ تعلیم کی قدر کرنا چاہئے اور اسے عظیم نعمت الٰہی سمجھ کر دل و جان سے عمل کرنا چاہئے اگر خدانخواستہ آپس میں رنجش ہو جائے تو جلد از جلد اسے ختم کرکے تعلق استوار کرلینا چاہئے۔

احادیث میں بات چیت بند کردینے پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑدے (یعنی بات چیت بند کردے) کہ دونوں کا آمنا سامنا ہو تو ایک ادھر کو منہ پھیرے اور دوسرا ادھر کو منہ پھیرے اور دونوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۷)

نوٹ: یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ فاسق سے بوجہ فسق قطع تعلق جائز ہے اور اس حکم سے وہ مستثنیٰ ہے ایک اور حدیث میں ہے:

حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا (بات چیت بند اور تعلقات توڑے رکھے) تو اس نے گویا اپنے بھائی کا خون کردیا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۸)

ایک حدیث میں یوں آیا ہے:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس بندہ کی مغفرت کردی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو مگر اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو' ارشاد ہوتا ہے کہ ان دونوں کو ابھی رہنے دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کرلیں۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۷)

قطع رحمی میں دوسروں کا حق مارا جاتا ہے اور کسی کی حق تلفی خود ایک گناہ کبیرہ ہے' اور بسا اوقات اس میں ظلم کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہم کو چاہئے کہ ہر طرح کی حق تلفی اور ظلم سے پرہیز کریں ورنہ مظلوم کی آہ اور بددعا ہماری تباہی کا سبب بنے گی۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ:۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بددعا سے بچو وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کا حق نہیں روکتا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۳۵)

مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہو اس لئے کہ وہ بادلوں پر اٹھالی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت اور میری بزرگی کی قسم ضرور میں تمہاری مدد کروں گا اگرچہ وہ کچھ دیر کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (اسلام سید الانام ص ۳۳، ۳۴۱)

ایک اور حدیث میں صلہ رحمی اور قطع رحمی کے بارہ میں یوں آتا ہے:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو روزہ' صدقہ' نماز کے درجہ سے بہتر ہے' ہم نے عرض کیا ضرور' ارشاد فرمایا باہمی تعلقات کی درستگی اور باہمی فساد (ثواب اور نیکیوں کو) مونڈنے والا ہے۔ (واضح رہے کہ یہاں نفل روزہ نفل صدقہ' اور نفل نماز مراد ہے) (مشکوٰۃ ص ۴۲۸)

ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو آپس میں بغض نہ رکھو اور حسد نہ کرو اور اللہ کے بندو! سب بھائی بھائی بن کر رہو۔ جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم فرمایا ہے۔ (مسلم ۲ ص ۲۱)

ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' بیٹا! اگر تم اس بات پر قدرت رکھتے ہو کہ تم اس حالت میں صبح و شام کرو کہ تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کھوٹ (کینہ کپٹ) نہ ہو تو تم ایسا ضرور کرو۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

آج کل بہنوں کو میراث میں حصہ نہ دینا عام ہوچکا ہے' بعض جگہ تو ماں کو بھی حصہ نہیں دیا جاتا قطع رحمی کی یہ بدترین شکل ہے۔ چاہے ان بہنوں سے بڑے اچھے تعلقات ہوں۔ شریعت نے ان کو ایک حق دیا ہے اور ہم نے اسے ہڑپ کرلیا۔ اس کا بدل اچھے تعلقات ہرگز نہیں ہوسکتے چاہئے کہ ان کا حق بھی دیں اور اچھے تعلقات بھی رکھیں۔ اس لئے کہ ان کے حقوق قرآن نے بیان فرمائے ہیں اور یہ

حقوق بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ سب احکام مذکورہ خداوندی ضابطے ہیں اور جو شخص اللہ اور رسول کی پوری اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسی بہشتوں میں داخل کردیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جائے گا اس کو آگ (یعنی جہنم) میں داخل کریں گے۔ اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اس کو ایسی سزا ہوگی جس میں ذلت بھی ہے۔

(سورہ النساء آیت ۱۳، ۱۴)

کیا اس کے بعد بھی کسی ایمان والے میں یہ جرأت ہوسکتی ہے کہ وہ بہنوں کو ان کے شرعی حق سے محروم کرے ایک حدیث میں یوں آیا ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے وارث کی میراث کو کاٹ دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کا حصہ کاٹ دیں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۶۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو اپنی تحریر یا تقریر یا وصیت سے اپنے کسی وارث کو محروم نہ کرنا چاہیے۔

حق العباد کو بڑی اہمیت ہے جب تک حق والا اپنا حق نہ پالے گا یا معاف نہ کردے گا حق مارنے والا چھٹکارا نہیں پاسکتا۔ لہٰذا ہم کو چاہیے کہ پہلی فرصت میں ہم اپنے معاملات صاف کرلیں۔ حدیث ملاحظہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس پر اس کے بھائی کا کوئی حق اس کی آبروریزی یا مال سے متعلق ہو تو اسے چاہیے کہ آج ہی اس سے معافی حاصل کرلے۔ اس سے پیشتر کہ (قیامت کا دن آئے) وہاں اس کے پاس نہ دینار ہوں گے نہ درہم۔ اگر اس کے پاس نیکیاں ہوں گی تو نیکیاں لے لی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو صاحب حق کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۳۵)

ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کی ظلماً ایک بالشت زمین لے لی تو قیامت کے دن اس ایک بالشت کے بقدر ساتوں زمین کا حصہ اس کے گلے میں طوق (ہار) بنا کر ڈال دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۲۵۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ

لیونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

PH:6646888-6647655

FAX:092-21-521503

مساجد کیلئے خاص رعائت

۳۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جے

برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

اخبارِ ختمِ نبوت

ختم نبوت کے شہر چیچہ وطنی میں ہفتہ ختم نبوت منایا گیا

گذشتہ سالوں کی طرح اس مرتبہ بھی ۳ر نومبر کو بعد نماز عشاء چیچہ وطنی کی جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ میں بعد نماز عشاء تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس قبلہ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد مدظلہ کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔ ضلع ساہیوال کے علاوہ ضلع وہاڑی، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی علاقوں میں سے کثیر تعداد میں فدائیان ختم نبوت شریک ہوئے۔ کانفرنس ہذا کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز قاری محمد رمضان صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت پیش کرنے کے لئے عبدالباری برادران مدعو تھے انہوں نے ہدیہ نعت پیش کی۔ علاقہ ساہی وال کے معروف شاعر اسلام محمد شریف صاحب نے ولولہ انگیز نظم ختم نبوت کے عنوان پر پیش کی۔ مقررین میں حضرت مولانا افتخار احمد حقانی آف کبیروالا، مولانا عبدالرؤف بوریوالہ، حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا عبدالغفور حقانی صدر مجلس علماء اہلسنّت، حضرت مولانا عبدالکریم ندیم ناظم اعلیٰ مجلس علماء اہلسنّت ان حضرات نے بالترتیب خطاب فرمایا۔

مقررین نے ماشاء اللہ اپنے اپنے مخصوص انداز میں عقیدہ ختم نبوت مرزائیوں کی سرگرمیوں اور ناپاک سازشوں اور سابقہ حکومت کی (جو کہ اس رات حکومت کی آخری رات تھی) مرزائیوں کی پشت پناہی کے متعلق بالتفصیل عوام الناس کو روشناس کرایا۔

الحمدللہ یہ اجلاس رات سوا ایک قبلہ حضرت امیر مرکزیہ صاحب مدظلہ کی رقت انگیز دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

کانفرنس ہذا سے قبل مورخہ یکم نومبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک کے دیگر شہروں کی طرح چیچہ وطنی کی تمام مساجد میں خطیب حضرات نے زبردست احتجاج کیا۔ کہ قادیانیوں کو ربوہ میں تعلیمی ادارے واپس کرنا ایک جھوٹا خواب ہے جو کبھی پورا نہیں ہوگا۔

۴ر نومبر کو بعد نماز مغرب مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر سید رضاء الدین صاحب کی رہائش گاہ پر معززین شہر کو دعوت نامے جاری کرکے مدعو کیا گیا تھا۔ ماشاء اللہ خلاف توقع حاضری ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا نے حاضرین کو ختم نبوت کے عنوان سے خطاب فرمایا بعد میں تمام حاضرین کو پرتکلف کھانا کھلایا گیا۔

قائدین ختم نبوت کے ضلع جھنگ میں اجتماعات سے خطابات اور تبلیغی دورے

رپورٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد زید مجدہم کی زیر نگرانی میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ، حضرت مولانا خدابخش صاحب، حضرت مولانا غلام حسین صاحب اور حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے ضلع جھنگ کے مختلف شہروں میں بڑے اجتماعات سے خطاب فرمائے۔ حضرت مولانا خدا بخش، حضرت مولانا غلام حسین اور حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے جھنگ سٹی کی مختلف مساجد میں جن میں جامع مسجد النعمانیہ، جامع مسجد کورٹ روڈ، جامع مسجد مومن پورہ، جامع مسجد ٹلیاں والی، جامع مسجد قاضیانوالی قابل ذکر ہیں۔ ان اجتماعات سے عقیدہ ختم نبوت، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حیات مسیح جیسے موضوعات پر مفصل خطاب کئے۔

۳۰ر اکتوبر بروز بدھ موضع میر محمد اڈا کوٹ بہادر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں علاقہ کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی، مولانا غلام حسین صاحب، مولانا غلام مصطفیٰ، حضرت مولانا ظہور احمد سالک کے خطابات کے بعد فاتح ربوہ حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے قادیانیت کے مکروفریب سے لوگوں کو بخوبی آگاہ کیا اور آخر میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مفصل و مدلل خطاب ہوا اس کے بعد یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۶ء میں بروز جمعرات واصو آستانہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے قادیانیوں کے عقائد کے بارے میں مفصل بیان کیا جبکہ حضرت مولانا خدا بخش صاحب مدظلہ، حضرت مولانا غلام حسین صاحب نے حیات مسیح علیہ السلام پر مفصل اور مدلل خطاب فرمایا۔ حضرت

مولانا خدا بخش صاحب کے خطاب پر دعا کے بعد کانفرنس کا اختتام ہوا۔ یاد رہے کہ "تواصو آستانہ ختم نبوت کانفرنس" کا اہتمام جناب محترم ماسٹر محمد اقبال نے کیا۔

اجتماعات اور کانفرنسوں میں منظور ہونے والی قراردادیں درج ذیل ہیں۔

قراردادیں

▲ حکومت حال ہی میں پنجاب کے ۱۴۴۲ تعلیمی اداروں کو نج کاری (ڈی نیشنلائزیشن) کا فیصلہ کیا ہے اس فیصلہ کا مقصد۔

▲ پنجاب کے ۳۸۱ اسکولوں کے ہزارہا طلبہ اور اساتذہ کا معاشی قتل۔

▲ درسگاہوں سے تعلیم کا خاتمہ۔

▲ جہالت کا فروغ۔

▲ ربوہ میں مسلمانوں اور حکومت کا اور کوئی تعلیمی ادارہ نہیں نتیجہ یہ ہوگا کہ ربوہ اور گردونواح کے مسلمان طلبہ قادیانیوں کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔

▲ قادیانیوں نے یہ ادارے اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کے لئے قائم کیے تھے واپس کرنے سے علاقہ بھر کے طلبہ قادیانی ارتداد کی لپیٹ میں آجائیں گے۔

▲ ربوہ سمیت پنجاب بھر میں قادیانیوں کے اداروں میں الاسلام کا لفظ ہے اگر یہ ادارے قادیانیوں کو واپس کیے جاتے ہیں تو یہ قانون کی خلاف ورزی ہوگی اس لئے کہ پاکستان کے آئین کے مطابق قادیانی اپنے مذہب کو اسلام کے نام سے موسوم نہیں کرسکتے۔

▲ گورنمنٹ نے ان کی تعمیر اور مرمت پر کروڑوں روپے خرچ کیے ہیں ان کی واپسی قومی خزانہ کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہوگی۔

مذکورہ بالا تعلیمی اداروں میں لاکھوں روپے خرچ کرکے مساجد تعمیر کی گئیں اگر یہ مساجد قادیانیوں کو دے دی جائیں تو ایسا کرنا اسلام سے بہت بڑی غداری ہوگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم کے نام پر تخریب کا منصوبہ بیرونی آقاؤں کے اشاروں پر بنایا گیا ہے جس کا مقصد وطن عزیز میں قادیانیوں مسیحوں سمیت دیگر اقلیتوں کو کفر و ارتداد کی آزادانہ تبلیغ و تدریس کے مواقع فراہم کرنا ہے لہٰذا ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں اور عیسائیوں کے تعلیمی ادارے واپس کرنے اور اونے پونے فروخت کرنے کا منصوبہ ختم کیا جائے اور ان اداروں کی نج کاری کا نوٹیفکیشن واپس لیا جائے۔ اداروں کے اساتذہ طلبہ کو تحفظ فراہم کرکے ان کا اضطراب ختم کیا جائے بالخصوص صدیق آباد ربوہ ان مطالبات کے حق میں یکم نومبر ۱۹۹۶ء کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے گا۔ (جو کہ منایا گیا)

ڈسکہ افضا فیکٹری سے انگلینڈ کی پارٹی نے دس ہزار ایسے فٹ بال تیار کروائے ہیں جن پر حضرت آدمؑ اماں حوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا سے ہمکلام کرتے دکھایا گیا ہے انبیاء علیہم السلام کی فرضی تصاویر بذات خود توہین آمیز فعل ہے چہ جائیکہ فٹ بال پر ہو کہ پاؤں سے کھیلا جاتا ہے مسلمانوں کا یہ اجتماع اس عمل کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ فیکٹری کو سیل کرکے اس کے مالکان کو سرعام پھانسی دی جائے تاکہ پھر کوئی بدبخت ایسی جرات نہ کرسکے۔

○

نام کتاب : سوانح حیات حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

(جلد اول)

مصنف : مولانا منظور احمد شاہ آسی ○ ضخامت : ۵۱۲ صفحات

○ قیمت : ۲۰۰ روپے ○ پیشکش : قاضی محمد اسرائیل گرنگی

○ ناشر : مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر اپر چھنی مانسہرہ

خوبصورت سہ رنگا ٹائٹل اور عنوان کتاب سنہری الفاظ سے مزین

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے موصوف مصنف نے اسی (۸۰) عنوانات کے تحت مجاہد ملت، قائد جمعیت علماء اسلام، سالار ختم نبوت، عاشق رسول، مرد قلندر حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے حالات و کمالات اور دینی و سیاسی خدمات کا ایمان افروز تذکرہ انتہائی آسان اور شستہ الفاظ میں لکھا ہے، عاشق رسول حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے حالات و واقعات کو موصوف مصنف نے اس انداز میں پیش کیا کہ قاری پڑھتے پڑھتے اپنے آپ کو مرد قلندر کی بارگاہ میں محسوس کرتا ہے۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی زندگی ہمارے اسلاف کی زندگیوں کا مکمل نمونہ تھی یہی وجہ ہے کہ کامیاب زندگی گذار کر چلے گئے۔ آج اگر مسلمان کامیابی چاہتا ہے تو مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی زندگی ان کے لئے مشعل راہ ہے خصوصی طور پر سیاسی اور مذہبی میدان میں کام کرنے والوں کے لئے مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی زندگی بہترین نمونہ عمل ہے اس لئے عام مسلمانوں کو عموماً اور سیاسی کارکن کے لئے خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی ۶ نئی مطبوعات

مکمل سیٹ منگوانے پر خصوصی رعایت

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

۶۰۰ صفحات

تالیف: مولانا اللہ وسایا صاحب

○ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء آغاز تحریک سے تا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء اختتام تحریک لمحہ بلمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ ○ سانحہ ربوہ کی وجہ سے ملک گیر تحریک کی ہر شہر و قصبہ کی رپورٹیں ○ اہم شخصیات کے انٹرویوز ○ اخبارات و جرائد کی تمام خبریں، اداریے، رپورٹیں ○ تاریخی اشتہارات، نظمیں ○ کتاب کا مکمل اشاریہ

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ، چار رنگا سرورق مجلد قیمت /۲۰۰

قومی تاریخی دستاویز (اردو)

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

مرزا ناصر و صدر الدین۔ قادیانی و لاہوری دونوں گروہوں کے مرزائی سربراہوں پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن جرح ہوئی جس کی مکمل تفصیلاً سوالاً و جواباً اسمیں شامل ہیں۔ اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کو محسوس ہو گا کہ براہ راست قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ، مجلد، چار رنگا ٹائیٹل لیمنیشن، صفحات ۳۰۰ سے زائد قیمت /۱۵۰ روپے

قادیانی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

جدید ایڈیشن

از: پروفیسر محمد الیاس برنی۔ ایم۔ اے، ایل ایل بی

کمپیوٹر کتابت پہلی بار، نئے حوالہ جات۔ اغلاط سے مبرا، سفید کاغذ، بہترین طباعت، مضبوط و عمدہ جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل۔ ایک تاریخی علمی دستاویز جس میں قادیانی تحریک کے عقائد و عزائم، مکمل تاریخ، قادیانیوں مذہبی، سیاسی قلابازیوں کی مکمل تفصیلات جس نے قادیانی تحریک کے چہرے سے پردہ چاک کر دیا۔ صفحات ۱۱۶۴

قیمت /۳۰۰ روپے

مرزا قادیانی کی مستند سوانح حیات

رئیسِ قادیان

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری مرحوم کے قلم سے

پہلی بار کمپیوٹر کتابت سے آراستہ و پیراستہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مرزا جی کی پیدائش سے وفات تک اچھوتی و عمدہ تاریخی حقائق پر مشتمل مکمل سوانح۔ مرزا جی کے قول و عمل سے مزین علمی و تاریخی دستاویز۔ عمدہ کاغذ، بہترین طباعت، مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل۔ صفحات ۶۷۶

قیمت /۱۵۰ روپے

احتسابِ قادیانیت

ازقلم: مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اختر

حضرت مناظرِ اسلام کے رد قادیانیت پر تمام رسائل کا مجموعہ

جدید حوالہ جات کا اضافہ۔ نئی کمپیوٹر کتابت

بہترین کاغذ۔ عمدہ طباعت۔ مضبوط جلد۔ رنگین ٹائیٹل

صفحات ۳۰۰ قیمت /۱۰۰ روپے

تحفۂ قادیانیت (جلد دوم)

کاغذ و طباعت مثالی۔ بہترین کمپیوٹر کتابت

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ جلد حضرت مصنف مدظلہ کے ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ تاریخی، مذہبی، سیاسی مباحث پر مشتمل عمدہ علمی دستاویز ہے۔ درج ذیل عنوانات پر مقالات ہیں:

○ دارالعلوم دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت ○ مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتوی ○ معرکہ قادیان و لاہور ○ ظلی نبوت کا تار عنکبوت ○ پیام اقبال اور فتنہ قادیانیت ○ مرزا طاہر کے جرمنی کے چیلنج کا جواب ○ ربوہ سے تل ابیب تک ○ ربوہ سے تل ابیب تک کے جواب کا جواب الجواب ○ مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد سپریم کورٹ جنوبی افریقہ میں تحریری بیان ——— فتنہ قادیانیت کو سمجھنے کے لئے بہترین کتاب۔

مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل۔ صفحات ۴۰۰ سے زائد قیمت /۱۵۰

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

• مکمل سیٹ پر چالیس فیصد رعایت • وی پی نہ ہو گی • پوری رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

۲۸ / ۱۰ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ

بمطابق ۲۲ دسمبر ۹۶ء تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء

سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب

حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی صاحب

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود صاحب

حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی صاحب

حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب

جناب اشتیاق احمد صاحب

جناب محمد متین خالد صاحب (ایم اے، ایل ایل بی)

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب

جناب طاہر رزاق صاحب ایم اے، لاہور

اور دیگر ماہرین فن لیکچر دیں گے

کورس میں شرکت کے لئے ڈپلومہ یا ایس اے اور میٹرک یا ایس آر کی علمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کرسکتے ہیں۔ شرکاء کو کاغذ، قلم، رہائش، خوراک، عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائیں گی۔

وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائیں گے ان کو رہائش، خوراک کی سہولت دی جائے گی البتہ تعلیم ۱۰ شعبان کو شروع ہوگی۔ آج سے ہی تمام بہی خواہان مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات عزم شرکت فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر

نام ________ ولدیت ________

مکمل پتہ ڈاک ________

تعلیم ________ پیشہ و دیگر کوائف کے ساتھ ارسال کریں

درخواستیں بھیجنے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون 583486 514122